سلسلة المناهج التربوية

مومن کی زینت داڑھی

www.KitaboSunnat.com

صہیب احمد میر محمدی

فاضل مدینہ یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مومن کی زینت

داڑھی

ٹاؤن لاہور
۱۲۶۶

صہیب احمد میر محمدی

فاضل مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

www.KitaboSunnat.com

ناشر

ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ پاکستان

البدر (بنگلہ بلوچاں) پھولنگر ضلع قصور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : مومن کی زینت داڑھی

نام مؤلف : صہیب احمد منیر محمدی

ناشر : کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

طبع : 2011ء

کمپوزنگ : مکتبۃ الکتاب، فون: 0321-4210145

اہتمام : الفرقان ٹرسٹ، عبدالرؤف، فون: 0321-4210145

پریس : شفیق پریس، لاہور

یطلب من

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ پاکستان

البدر (بنگلہ بلوچاں) پھول نگر ضلع قصور

فون: 0333-4296679

فون: 0333-4358421

فون: 0333-4434193

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

❀ مقدمہ ---- 5

❀ شکر و دعا ---- 6

❀ کتابچہ لکھنے کا مقصد و سبب ---- 8

اللحیۃ (داڑھی) کی تعریف ---- 10

❀ لغوی تعریف ---- 10

❀ اصطلاحی تعریف ---- 10

داڑھی کے فضائل ---- 12

❀ ۱۔ داڑھی رکھنا فطرت الٰہیہ اور فطرت سلیمہ کی نشانی ہے ---- 13

❀ ۲۔ داڑھی رکھنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی نشانی ہے ---- 13

❀ ۳۔ داڑھی رکھنا انبیاء کی نشانی ہے ---- 15

❀ ۴۔ داڑھی رکھنا سنت محمدیہ ہے ---- 15

❀ ۵۔ داڑھی رکھنا مومنین کا راستہ ہے ---- 17

❀ ۶۔ داڑھی مرد کے لیے زینت و تکریم کا باعث ہے ---- 20

❀ ۷۔ داڑھی کو رکھنا اور معاف کرنا رجولیت و فحولیت ہے ---- 23

❀ ۸۔ داڑھی کے طبی فوائد ---- 23

داڑھی کی فرضیت کے دلائل ---- 25

داڑھی کو معاف نہ کرنے کی قباحتیں ---- 52

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ۱: اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ---------- 52
❀ ۲: داڑھی نہ رکھنا اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنا ہے ---------- 55
❀ ۳: داڑھی نہ رکھنا فطرت اور سیرت نبویہ سے انحراف ہے ---------- 58
❀ ۴: داڑھی نہ رکھنا کافروں سے مشابہت ہے اور اُن کا طریقہ ہے ---------- 60
❀ ۵: داڑھی نہ رکھنا عورتوں کی مشابہت ہے ---------- 63
❀ ۶: داڑھی نہ رکھنا اشرف المخلوقات کی توہین ہے ---------- 67
❀ ۷: داڑھی نہ رکھنا مثلہ کرنا ہے ---------- 68
❀ ۸: داڑھی نہ رکھنے کے طبی نقصانات ---------- 71

داڑھی کٹوانے ومنڈوانے والوں کے دلائل اور ان کی حقیقت ---------- 75
❀ استدلال کی حقیقت اور اس کا رد ---------- 76
خلاصہ وخاتمہ ---------- 85
فہرست مراجع ومصادر ---------- 92

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمد للّٰہ رب العالمین ، والصّلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین اما بعد!

اسلام ایک فطری نظام ہے اور اس کا ہر پہلو فطری آفرینش کا شاہکار ہے۔ تخلیق کائنات میں سے انسان کی تخلیق اس اعتبار سے نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ خالق کائنات نے اس کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور فرمایا:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾ (سورة التين : ٤)

''البتہ تحقیق ہم نے انسان کو اچھی تقویم اور سانچے میں پیدا کیا''

دنیا کا ہر صنعت کار اپنی مصنوعات کو جب بازار میں لاتا ہے تو اس کے فوائد اور خوبیاں گنواتا ہے۔ جو اس نے اپنی عقل و دانش اور مہارت و تجربے سے حاصل کی ہوتی ہیں۔ حالانکہ اس کی عقل محدود اور مہارت ناقص ہوتی ہے۔ جب کہ خالق کائنات جو ہر عقل و دانش کا بھی خالق ہے، اس کی تیار کردہ انسانی شکل وصورت ، کتنی شاندار، خوبصورت اور کامل ہو گی ، اسے ایک ہی جامع جملے میں بیان کر دیا گیا ہے۔ خالق کائنات جو ساری کائنات کا صانع ہے، اس نے جب انسان کو پیدا کیا تو اس کو چونکہ اشرف المخلوقات کا لقب دینا تھا، اس لیے اس کی شخصیت اور عزت وشرف کو منوانے کے لیے ایک زیور کا انتخاب کیا، جس کو مجمع الحسن چہرے پر سجایا جس کو ہم داڑھی کا نام دیتے ہیں ۔ داڑھی فطرت الٰہی کی منظر کشی کے ساتھ ساتھ انبیائے کرام کی لازمی صفت اور بہت ساری فضیلتوں کی مخزن ہے۔ اس رسالہ میں نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال کی روشنی میں اس زیور کی اہمیت و افادیت بیان کرنے کے لیے اپنے جذبات کو قلم وقرطاس کے حوالے کیا ہے شاید کہ مولائے رحیم وکریم ان جذبات کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان بھولے بھٹکے بھائیوں کے لیے مشعل راہ بنا دے جو کہ اسلام کے نام لیوا تو ہیں لیکن اسلام کے امتیازات میں سے داڑھی کے امتیاز سے یا تو بے خبر ہیں یا باخبر ہونے کے باوجود اس کے بارے میں غلط فہمیوں کا شکار ہو کر اس کو فراموش کر چکے ہیں۔

اس کتاب کو ترتیب دیتے وقت چند امور کا خیال رکھا گیا ہے۔

- اس کتاب کو قرآن وسنت کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ کسی قسم کے تعصب اور ہٹ دھرمی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صرف سنت محمدی کا دفاع کیا گیا ہے۔
- احادیث شریف کی تخریج کی طوالت کے خوف سے صرف حدیث کا نمبر دیا گیا ہے (مثلاً) (البخاری ۵۸۸۸) یعنی صحیح بخاری کی حدیث نمبر ۵۸۸۸ لیکن اگر حدیث نمبر میسر نہ آسکا تو پھر جلد اور صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔ مثلاً (فیض القدیر ۳۱۶/۴ یعنی جلد نمبر ۴ اور صفحہ نمبر ۳۱۶)
- اس بات کی سعی کی گئی ہے کہ اسلوب سادہ اور عام فہم ہو۔ بڑے اختصار سے تمام جزئیات کو سمیٹا گیا ہے۔ اس بات کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے کہ تمام احادیث صحیح ہوں۔
- مدعا کو متعین کرنے کے لیے لغوی بحث کی چاشنی ملانی پڑی تا کہ مدعا واضح طور پر سامنے آسکے۔
- کتاب کے آخر میں میسر مراجع ذکر کر دیے ہیں تا کہ مراجعت کرنے والوں کے لیے آسانی ہو۔ آخر میں خلاصہ ذکر کرنے کے بعد برادران اسلام سے محبت بھری اپیل کی گئی ہے۔

شکر و دعا:

اللہ خالق دو جہاں کا شکر گزار ہوں کہ اس نے میرے جیسے بے کار بندے کو اپنی خاص توفیق سے نوازا اور میں نے اس موضوع پر قلم کو جنبش دی۔ اب اسی سے عاجزانہ التماس ہے کہ الٰہی تو اس حقیر سی کوشش کو شرف قبولیت عطا فرما (آمین)۔ رب الکونین سے یہ بھی عاجزانہ دعا ہے کہ وہ میرے والد گرامی رحمہ اللہ کو اعلیٰ علیین میں سکونت دے جنھوں نے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیور کی خود بھی حفاظت کی اور خاندان میں اس کی آبیاری میں مقدور بھر کوشش کی اور میرے سینے میں اسلام کی غیرت وحمیت کو پیوست کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ کو صحت وعافیت سے نوازے جنھوں نے اپنی زندگی میں قرآن وسنت کی غیرت کے جھنڈے کو جھکنے نہ دیا اور اس کا پرچار عورتوں کے ذریعے سے ان کے گھر والوں تک کیا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائیوں اور بہنوں کو توفیق دے کہ جس طرح انھوں نے میری تعلیم کے سلسلہ میں ہر ممکن فراوانی مہیا کی، وہ اس سے بڑھ کر اس عظمت کے زیور کو اپنی اولادوں پر سجائیں۔ میں اپنی اہلیہ کے لیے دعا گو ہوں، جس نے میری تدریسی، تالیفی اور دیگر مصروفیات کا خیال رکھتے ہوئے ہر ممکن خدمت ومدد کی، کہ اللہ تعالیٰ اس کو دین کی علمبردار بنائے۔

آخر میں مولائے رحیم سے التجا ہے کہ اس کتاب کو میرے لیے، میرے والدین، اقرباء، اساتذہ اور مخلص ساتھیوں کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾

وَاللہ المستعان وبہ الثقة والتكلان

نوٹ: اہل علم سے انتہائی ادب سے گزارش ہے کہ وہ شاعر کے اس قول......

وان تجد عيبًا فسد الخللا

جل من لا عيب فيه وعلا

من عاب عيبًا له عذر فلا وزرا

ينجيه من عزمات اللوم متئرا

وإنما هي أعمال بنيتها

خذ ما صفا واحتمل بالعفو ماكدراً

کو سامنے رکھ کر ہر قسم کی غلطی کی اصلاح سے آگاہ کریں، میں انتہائی ممنوں ہوں گا۔

اخوکم فی اللہ

صہیب احمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب تالیف

کسی بھی شخص کو جاننے اور سمجھنے کے لیے اس کی شکل وصورت بڑا کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔اس کی وجاہت، بدن کی ساخت اور خصوصاً اس کے چہرے کے خدوخال اس کے ذہنی، اخلاقی، معاشرتی مقام ومرتبہ کے آئینہ دار اور ترجمان ہوتے ہیں۔ الغرض چہرہ انسانی ڈھانچے کا عکاس ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عبداللہ بن سلام نے رسول کریم ﷺ کے چہرۂ انور کی جھلک دیکھتے ہی کہہ دیا تھا: اِنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ "بے شک یہ چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا نہیں ہوسکتا"......اور جب ابو رمثہ تیمی رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کے شگفتہ رو کو دیکھتے ہی سمجھ گئے اور فوری گویا ہوئے: ((هٰذا واللہ رسول اللہ ﷺ))...... (مسند احمد ۲/ ۲۲۸، ح: ۷۱۱۸)

"اللہ کی قسم! یہ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔"

لہٰذا اس کتاب کو تالیف کرنے کا بڑا سبب یہی تھا کہ رسول اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کی ضیا پاشیاں مسلمانوں پر ظاہر کی جائیں تاکہ مسلمان اس کتاب کو پڑھ کر رسول اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کو اور اس پر سجے زیور (داڑھی) کو الفاظ کے آئینہ میں دیکھنے کے شرف سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی سیرت وصورت کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ وہ چہرۂ انور جس کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بے تکلفی کے موقع پر بڑے لطیف انداز میں ابو کبیر ہذلی کے شعر کا ذکر کیا اور اس کا مصداق کونین کے تاجدار کو بنایا۔

وَاِذَا نَظَرْتُ اِلَى أَسَارِيْرِ وَجْهِهِ
بَرِقَتْ كَبَرْقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلْ

"جب میں نے اس کے روئے تاباں پر نظر ٹکائی تو اس کی شان رخشندگی ایسی تھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے ابر میں بجلی کوندرہی ہے......"

دوسرا سبب یہ بنا کہ اس کتاب کے بارے میں ابھی ارادے مصروفیات کے دبیز پردوں میں تھے کہ برادرم سیّد توصیف الرحمٰن حفظہ اللّٰہ تعالیٰ لخدمتہ الاسلام والمسلمین نے اچانک ایک دن "اللحیته لماذا؟" رسالہ ہاتھ میں تھمایا اور یہ کہہ کر چل دیے کہ اس کے ترجمے میں جہاں دینی فائدہ ہے وہاں فتنہ انکارسنت نبوی کی بیخ کنی بھی ہے۔تو پھر میں نے اس کو مکمل کرنے کا عزم کرلیا۔

میں اس کتاب کوشروع کرتے ہوئے ((اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِىٍٔ مَا نَوىٰ .)) (البخاری: ۱ ومسلم: ۴۹۲۷) "اعمال (کی قبولیت) کا دارومدار نیتوں پر ہے۔اور جو کوئی جو نیت کرتا ہے اس کو پالیتا ہے"......کی حدیث کو ذکر کرتا ہوں تاکہ نیت کی تصحیح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے لکھی جارہی ہے جیسا عظیم محدث عبدالرحمٰن بن مہدی نے فرمایا تھا: ((ینبغی لمن صنف کتابا ان یبدأ فیه بھٰذا الحدیث تنبیھا للطالب علی تصحیح النیته)) (طرح التثریب ۱/۲۳) "جو شخص کتاب تصنیف کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنی نیت کی تصحیح کے لیے اس حدیث سے شروع کرے"......

اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ہماری دینی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرماکر جنت الفردوس میں ہمیں جمع فرمائے۔(آمین)

وما ذٰلك علی اللّٰه بعزیز .

میں خودغرض نہیں میرے آنسوؤں کو پرکھ کے دیکھ
فکر چمن ہے مجھ کو غم آشیاں نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللحیة (داڑھی) کی تعریف

لغوی تعریف:

لغت میں اللحیة داڑھی کو کہتے ہیں اور اللحیة کی جمع اللِّحٰی اور اَللُّحٰی (لام کے زیر و پیش کے ساتھ ہے لیکن ابن السکیت کہتے ہیں کہ زیر (الکسر) زیادہ فصیح ہے۔ ❶

اصطلاحی تعریف:

اصطلاح میں اللحیة شعر الخدین و الذقن دونوں گالوں اور ٹھوڑی کے بال داڑھی کہلاتے ہیں۔ اللحی جبڑے کو کہتے ہیں جہاں سے داڑھی ظاہر ہوتی ہے۔ لحیا القدیر تالاب کے دونوں کناروں کو کہتے ہیں۔ التحی کا لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کی داڑھی نکلے اور وہ داڑھی کو چھوڑ دے۔ التحی العود اس وقت بولا جاتا ہے جب لکڑی کو چھیلا جائے اور بلاشبہ لکڑی چھیلنے کے قابل تب ہوتی ہے، جب اس پر اللحاء چھال آ جائے، اور چھال چاروں طرف بغیر تعیین وتحدید اور تقدیر کے ہوتی ہے، اسی لیے الألحی والحیانی لمبی داڑھی والے کو کہتے ہیں۔ تلحی اس وقت بولتے ہیں جب پگڑی کو ٹھوڑی کے نیچے سے لپیٹیں۔ تو اس بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ داڑھی جس کو انگلش میں (Beard) کہتے ہیں اس کی حدود اربعہ یہ ہیں: وہ بال جو گالوں پر ہوں اور ٹھوڑی جس کو طبی زبان میں (Mandible) مینڈی بل یا (Inferior Maxillary bone) انفیریر مکزلازی بون یا (lower jaw) لوئر جا کہتے ہیں یہ وہ ہڈی اور جبڑا ہے جس پر ۱۶ دانت ہوتے ہیں جن کی وجہ سے دائیں بائیں داڑھی حرکت کرتی ہے اس ہڈی کی حرکت کے ساتھ jonit وہ جوڑ بھی حرکت کرتا ہے جو (temple) کان اور آنکھ کے درمیان ہوتا ہے) پر ہوں اور نچلے

❶ المعجم الوسیط، ص: ۸۲۰۔ وتحفة الأحوذی ۸/۴۸، والمنجد ۹۱۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونٹ کے نیچے کے بال (جس کو حدیث میں عنفقة بچہ داڑھی کہا گیا ہے) اس قدر کو جس طرح بے تحدید وتعیین لکڑی کی چھال ہوتی ہے حتیٰ کہ الألحی واللحیانی جو عربی لغت میں مستعمل الفاظ ہیں (لمبی داڑھی والے کو الألحی واللحیانی کہتے ہیں) ان کا تحقق ہو سکے۔ تو لغوی واصطلاحی تعریف سے یہ پتہ چلا کہ انسان کے چہرے پر گالوں اور کانوں سے لے کر نچلے جبڑے پر جتنے بال ہوتے ہیں (سوائے اوپر والے ہونٹ پر جنہیں مونچھیں کہتے ہیں) وہ داڑھی کے ہوتے ہیں جو کہ بعض اشخاص پر انگلش کے لفظ (یو) کی طرح ظاہر ہوتے ہیں اور بعض پر (وی) کی شکل میں ہوتے ہیں نیز لکڑی کی چھال اور تالاب کے کناروں کی طرح بغیر ترتیب وتدقیق وتعیین وتحدید کے ہوتے ہیں۔ اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوئی کہ داڑھی کو سیٹ کرنا، اس کی نوک پلک سدھارنا، خط بنوانا اور داڑھی میں ڈیزائننگ کرنی یا اس کی کانٹ چھانٹ خواہ وہ کلی ہو یا جزوی ہو سب کی سب لفظ اللحیة کے لغوی طور پر مخالف ہے بلکہ مذکورہ صورتیں شرعی طور پر قبیح ہیں کیونکہ شریعت نبی کریم ﷺ کے قول وفعل پر مبنی ہے۔ [1]

والله أعلم وعلمه أتم وإسناد العلم إليه اسلم

[1] المعجم الوسيط ٨٢٠/٢،١، و تاج العروس ٣٢٣/١٠، ولسان العرب ٢٥٣/١٥، ومجمع بحار الأنوار ٢٥٠/٣، والمنجد ٩١٧، وشرف المسلم ٢٧،٢٦ وغيره من الكتب فی شروع الحديث مثل فتح الباری۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی کے فضائل

اللہ جل شانہ نے انسان کو جن نعمتوں سے مالا مال کیا ہے اس کا تو شمار ہی نہیں۔ ان نعمتوں اور امتیازات میں سے ایک امتیاز انسان کی نہایت احسن انداز اور بہترین طریقہ سے تخلیق ہے، چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ (التین: ٤)

''یقیناً ہم نے انسان کو بہت ہی خوبصورت صورت میں پیدا کیا ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ انسانی ساخت نہایت بہترین اور پسندیدہ ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جوڑا جوڑا بنایا ہے، پھر دونوں میں ظاہری تمیز کے لیے اور مردوں کا حسن و رعب دوبالا کرنے کے لیے ان کے چہرے کا زیور داڑھی دی، اس لیے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ہر مذہب کا راہنما اور پیشوا داڑھی والا ہوتا ہے۔ گویا کہ انسان فطری طور پر داڑھی کو عزت و وقار کا موجب جانتا ہے، اس لیے کہ یہ رنگ الٰہی ہے جس کے برابر کوئی رنگ نہیں۔

﴿صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً﴾ (البقرة: ١٣٨)

''اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اچھا رنگ کس کا ہو سکتا ہے؟''

چنانچہ یہ رنگ مرد کا حسن و وقار ہے اسی سے مرد عورت سے ممتاز ہوتا ہے۔ جیسا کہ امام غزالی (احیاء العلوم ۲/۲۵۷) میں فرماتے ہیں: ((و بها أي اللحية يتميز الرجال من النساء))...... ''اسی داڑھی سے مرد عورتوں سے جدا ہوتے اور پہچانے جاتے ہیں۔''...... مومن کے اس زیور اور شرف وفضیلت کے نشان کے بہت سارے فضائل ہیں جن میں سے چند کا تذکرہ درج ذیل ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ داڑھی رکھنا فطرت الٰہی اور فطرت سلیمہ کی نشانی ہے:

چونکہ داڑھی رکھنا ایک فطرتی عمل ہے جس کا تقاضا خود فطرت انسانی اور اس کی جبلت کرتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (الروم: ۳۰)

''اللہ تعالیٰ کی فطرت وہ ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو تبدیلی نہیں، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ مرد کی فطرت داڑھی ہی کے ساتھ ہے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ.)) ❶

''فطرت کی دس چیزیں ہیں جن میں مونچھیں کٹوانا اور داڑھی کو معاف کرنا ہے۔''

فطرت سے مراد وہ ہیئت ہے جس پر خالق کائنات نے انسان کو پیدا فرمایا اور ان کی طبائع میں اُس کی اطاعت بجا لانا اور اس کی طرف مائل ہونا ودیعت کیا ہے، جس کی مخالفت سے دل متنفر ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اگر وہ اس فطرتی فضیلت کو چھوڑ دے تو اس کی صورت آدمی کی صورت نہیں رہتی چہ جائیکہ وہ مسلمان کی صورت متصور ہو، کیونکہ اسلام تو فطرتی دین ہے۔ زمانے کے حوادث اس جبلی اور فطرتی ساخت وسیرت کو نہیں بدل سکتے، لہٰذا ہر وہ شخص جو داڑھی رکھتا ہے وہ اصل فطرت پر ہے اور فطرت کا پیروکار ہے جس پر اس کے خالق نے اس کو پیدا کیا۔ لہٰذا سعادت مند ہیں وہ لوگ جو فطرت کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔

۲۔ داڑھی رکھنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی نشانی ہے:

داڑھی رکھنا جہاں فطرت سلیمہ ہے وہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

❶ مسلم ۶۰۳، ۶۰۴، والترمذی ۲۷۵۷، وابن ماجه ۲۹۳، النسائی ۵۰۴۰ واحمد ۶/۱۳۷، ح: ۲۵۵۷۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مظہر ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ اس ان کے رسول ﷺ قرآن مجید اور حدیث شریف میں کوئی فیصلہ سنا دیں تو پھر اس کی اطاعت ضروری ہو جاتی ہے اور اس سے منہ موڑنے والا نافرمان ہی ہو سکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ (الاحزاب: ۳۶)

''اور کسی مومن مرد و عورت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔''

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((اعْفُوا اللِّحٰی .)) ❶

''داڑھیوں کو معاف کرو۔''

مختلف احادیث میں ..... أَوْفُوا، أَرْخُوا، أَرْجُوا، وَفِّرُوا کے صیغہ اَمر کے ساتھ حکم ہوا ہے۔ امر وجوب کے لیے ہوتا ہے اور فرضیت پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ جمہور علماء کا موقف ہے۔ چنانچہ ابن ہمام حنفی ❷ میں فرماتے ہیں:

((صيغة الأمر خاصة بالوجوب عند الجمهور .)) ❸

''جمہور کے نزدیک امر کا صیغہ وجوب کے لیے خاص ہے۔''

یہی چیز علامہ ابن حاجب جمال الدین نے مختصر الاصول میں فرمائی ہے اور یہی موقف علمائے اصول کا ہے۔

لہٰذا جو شخص اس امر کو بجا لاتا ہے اسے ثواب ملتا ہے اور جو اس کو ترک کرتا ہے وہ عقاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ داڑھی رکھنے والا اپنے اس عمل سے أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

---

❶ البخاری ۵۸۹۳، ومسلم ۲۵۹. ❷ دیکھئے: التحریر، ص: ۱۲۹

❷ المنار مع نور الأنوار ۲۳، التوضیح مع التلویح ۱۵۳، اصول السرخسی ۱۸۵، اصول البزدوی ۲۱، والحسامی ۴۰ التحبیر لأمیر بادشاہ ۱/ ۲۴۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ہار گلے میں ڈال کر ﴿فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ (بڑی کامیابی) سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

۳۔ داڑھی رکھنا انبیائے کرام کی سنت ہے:

داڑھی رکھنا جہاں فطرت و اطاعت ہے وہاں یہ تمام انبیائے کرام کی سنت ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ جل شانہ ہارون علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو شرک میں مبتلا دیکھا تو اپنے بھائی کے سر اور داڑھی کے بالوں کو پکڑا تو ہارون علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے بھائی:

﴿لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي﴾ (طه ٩٤)

''میری داڑھی اور میرے سر سے مجھے نہ پکڑیے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ ان کی داڑھی کافی بڑی اور وافر تھی۔ اگر قبضے سے کم ہوتی یا بالکل نہ ہوتی تو موسیٰ علیہ السلام کیسے پکڑتے اور داڑھی پکڑنے کا کیسے ارادہ کرتے؟ دوسرا یہ کہ بلاشبہ ہارون علیہ السلام ان سے ایک سال یا اس سے زیادہ بڑے تھے تو داڑھی اور سر کو پکڑ کر یہ بتلایا کہ اصل فطرت داڑھی ہے اور صحیح عقل کی نشانی ہے۔ داڑھی اور کامل عقل کے ہوتے ہوئے شرک کو قبول نہیں کیا جا سکتا تو تو نے قوم کو شرک سے منع کیوں نہیں کیا؟ جس پر انھوں نے معقول حجت پیش کی تو پھر چھوڑا۔

خود موسیٰ علیہ السلام اور آدم علیہ السلام کی داڑھیاں تھیں۔ جیسا کہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے (الدر المنثور ١/ ٦٢) میں نقل کیا ہے۔ اللہ جل شانہ نے سابق انبیاء کی پیروی کا حکم دیا ہے:

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ (الانعام: ٩٠)

''یہ انبیاء ایسے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تھی سو آپ بھی ان کے مقتدی بن جائیے اور انہیں کی اقتداء کیجیے۔''

تو معلوم ہوا کہ داڑھی رکھنا انبیاء کی سنت اور اقتداء ہے اور ہدایت کا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے، اور انبیائے کرام کی سنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔داڑھی رکھنا سنت محمدیہ ہے:

داڑھی رکھنا صرف انبیائے کرام کا طریقہ نہیں بلکہ سنت محمدیہ بھی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے بارے میں آتا ہے:

((كان كث اللحية .)) ❶

”آپ ﷺ بھاری داڑھی والے تھے۔“

اور آپ کی داڑھی آپ کے سینے کو بھرتی تھی۔ ❷

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نماز ظہر اور عصر میں آپ کی داڑھی کی حرکت سے معلوم کرتے تھے کہ آپ نماز میں قرآن پڑھتے ہیں۔ ❸

جب اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ وضو کرتے تو پانی کا چلو لے کر ٹھوڑی کے نیچے سے داڑھی کا خلال کرتے۔ ❹ دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی داڑھی بہت گھنی تھی۔ جس سے معلوم ہوا کہ یہ سنت محمدیہ ہے اور جو شخص داڑھی رکھتا ہے وہ سنت محمدیہ کو سینے سے لگاتا ہے اور اس حقیقی محبت کا ثبوت دیتا ہے جو محبت اس کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ بنا دیتی ہے کیونکہ اس نے داڑھی رکھنے میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی پیروی کی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾

(آل عمران : ٣١)

”اے نبی! اپنے صحابہ کو کہہ دیجیے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کے خواہش مند ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے۔“

اور پھر صرف محبت ہی نہیں کریں گے بلکہ

---

❶ شمائل الترمذی، حدیث نمبر: ٨.

❷ شمائل الترمذی، حدیث نمبر : ٤١٢۔ احمد ١/٣٦١، ح: ٣٤١٠.

❸ صحیح بخاری، حدیث نمبر : ٧٦٠، ٧٦١.

❹ سنن ابوداؤد، حدیث نمبر: ١٤٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾

''تمہارے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔''

گناہوں کی معافی کا ہر مسلمان دلی طور پر خواہش مند ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سنت محمدیہ کو اپنے لیے فضیلت کا باعث سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۵۔ داڑھی رکھنا مومنوں کا راستہ ہے:

داڑھی رکھنا اللہ تعالیٰ کے مقرب مومنوں کے راستے کو اختیار کرنا ہے اور سب سے بہترین مومن اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے صحابہ ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ (آل عمران : ۱۱۰)

''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی۔''

اور فرمایا:

﴿وَّاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ﴾ (لقمان : ۱۵)

''اس کی راہ پر چلنا جو میری طرف جھکا ہو (یعنی مومنوں کی راہ پر جو اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکتے ہیں)''

اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ .))[1]

''بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں (صحابہ) پھر جو اس کے بعد ہوں گے (تابعین) پھر جو اس کے بعد ہوں گے (تبع تابعین)''

اور فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ فَإِنْ كُلَّ

[1] البخاری ۲۶۵۲، ۶۶۵۸، ۶۴۲۹۔ مسلم: ۶۴۷۲، ۶۴۷۰۔ والترمذی ۳۸۵۹، وابن ماجه ۲۳۶۲، واحمد ۳۷۸، وصحیح الجامع : ۳۲۹۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ .)) [1]

''میری سنت کو لازم پکڑو اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کومضبوطی سے تھام لواور (دین میں) نئے نئے کاموں سے بچو کیونکہ ہر نیا کام (جو شریعت میں نیکی کی غرض سے داخل کیا جائے) بدعت ہے۔''

تو نبی کریم ﷺ کی سنت کے بعد خلفائے راشدین میں سے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ کث اللحية (گھنی داڑھی والے) تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ کبير اللحية (بڑی داڑھی والے) تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ عريض اللحية (چوڑی داڑھی والے تھے) حتیٰ کہ دونوں کندھوں کے مابین سینے کو بھرتی تھی۔ [2]

خلفائے راشدین تمام کائنات سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نبی کے متبع اور جانثار تھے۔ پھر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کا طرزِ عمل بھی نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق تھا۔ چنانچہ شرحبیل بن مسلم فرماتے ہیں:

((رأيت خمسة من أصحاب النبيﷺ يحفون شوا ربهم ويعفون لحاهم ويصفرونها: أبا أمامة الباهلي والحجاج بن عامر الثمالي والمقدام بن معدى كرب وعبدالله بن بسر وعتبة بن عبد السلمى .)) [3]

''میں نے پانچ صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ مونچھوں کو کاٹتے اور داڑھیوں کو معاف کرتے تھے اور اُن کو زرد کرتے تھے (رنگ کرتے تھے) ابو امامہ الباہلی، حجاج بن عامر ثمالی، مقدام بن معدیکرب، عبداللہ بن بسر اور عتبہ بن عبد سلمی''

---

[1] الترمذی ٢٦٧٦، وابن ماجه ٤٢ وابوداؤد ٤٦٤٣، والدارمی ٩٦.

[2] الاصابة ٢/٥٥، ٥١١ـ تاريخ الخلفاء للسيوطی ١٠٢، ١١٦، ١٢٩ـ طبقات ابن سعد ٣/٢٥، ٢٦، ٥٨ـ قوة القلوب للمكی ٤/٩.

[3] مجمع الزوئد للهيثمی ٥/١٦٧

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن عبداللہ بن ابی رافع فرماتے ہیں:

((أنه رأى أبا سعيد الخدري و جابر بن عبدالله بن عمرو سلمة بن الأكوع وأبا أسيّد البدري ورافع بن خديج وأنس بن مالك يأخذون من الشوارب كاخذ الحلق و يعفون اللحى)) ❶

''انھوں نے (یعنی عثمان بن عبداللہ بن ابی رافع نے سات صحابہ کو دیکھا) ابو سعید خدری ، جابر بن عبداللہ ، عبداللہ بن عمر، سلمہ بن اکوع، ابو اسیّد البدری، رافع بن خدیج اورانس بن مالک، یہ مونچھیں کاٹتے تھے گویا کہ مونڈھنے کے مشابہ ہیں اور داڑھیوں کو معاف کرتے تھے۔''

عثمان بن مظعون ، ابوذر غفاری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی بھی داڑھیاں تھیں۔ ❷

الغرض داڑھی رکھنا فطرت الٰہی ، سیرت انبیاء اور سنت محمدی ہی نہیں بلکہ مومن صحابہ وتابعین اور تمام زمانے کے مسلمانوں کا طریقہ اور طرزِ عمل ہے جس پر تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ سلف صالحین میں سے کسی نے بھی داڑھی مونڈھنے کو نقل نہیں کیا۔ جیسا کہ امام ابن حزم رحمہ اللہ (مراتب الاجماع) میں لکھتے ہیں:

((واتفقوا ان حلق جميع اللحية مثلة لا تجوز .))

''داڑھی منڈھوانا مثلہ کرنا ہے جس کے عدم جواز پر سب متفق ہیں۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

((ويحرم حلق اللحية للأحاديث الصحيحة ولم يبحه احد .))

''احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ داڑھی منڈھوانا حرام ہے جس کو کسی نے بھی

---

❶ مجمع الزوائد للهيثمى ١٦٦/٥، نقلا عن الطبرانى.

❷ سير أعلام النبلاء للذهبى ١٣٣/١، ١١٧، ١١٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز قرار نہیں دیا۔"

الغرض داڑھی کا زیور مسلمانوں اور مومنوں کا طرز عمل اور راستہ ہے۔

٦۔ داڑھی مرد کے لیے زینت وتکریم کا باعث ہے:

داڑھی رکھنا اور اس کو معاف کرنا جہاں مومنوں کا طرزِ عمل ہے وہاں مرد کے لیے زینت وتکریم کا باعث ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ﴾ (الاسراء: ٧٠)

"اور البتہ تحقیق ہم نے بنی آدم کو تکریم دی۔"

اللہ تعالیٰ کا بنی آدم کو تکریم دینا اکمل اور احسن اشکال میں پیدا کرنا ہے جیسا کہ بعض علماء نے کہا ہے، اور بعض علماء کہتے ہیں کہ اس تکریم کی مثال یہ ہے کہ مردوں کو داڑھیوں کے ساتھ زینت دی اور عورتوں کو میڈھیوں کے ساتھ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا فرمان بھی ہے

((سُبْحَانَ مَنْ زَيَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰى وَزَيَّنَ النِّسَاءَ بِالذَّوَائِبِ)) ❶

"پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی کے ساتھ اور عورتوں کو میڈھیوں کے ساتھ زینت بخشی۔"

یہ ہیئت جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اس کی تکریم کی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی بہترین تخلیق ہے۔ دنیا میں کوئی بھی صنعت ہو وہ صنعتکار کی مدح کا سبب بنتی ہے تو اللہ کی تخلیق میں تو نقص ہو ہی نہیں سکتا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَسَنٌ .)) ❷

"اللہ جل شانہ کی ہر تخلیق بہترین ہے۔"

---

❶ كشف الخفاء للعجلوني: ١٤٤٧

❷ صحيح الجامع ٤٣٩٨۔ السلسلة الصحيحة ١٤٤١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتیٰ کہ مسلمانوں اور مومنوں نے اس بات کو سامنے رکھ کر کہ یہ زینت الٰہی ہے اس کی بہت تعظیم کی فقہاء نے داڑھی کے متعلقہ مسائل کو بڑی اہمیت دی اور اپنی کتابوں میں انہیں بیان کیا ہے۔ چنانچہ امام احمد اور ابوحنیفہ اور ثوری فرماتے ہیں:

((اِن اللحية اِذا جنی علیھا فأزیلت بالکلیة ولم ینبت شعرھا فعلی الجانی دیة کاملة کما لو قتل صاحبھا))

''جب داڑھی پر ظلم کرتے ہوئے اس کو بالکل زائل کر دیا جائے اور بال نہ اگیں تو جانی پر (جس نے ظلم کیا) پوری دیت ہو گی جیسا کہ اگر اس نے اس داڑھی والے کو قتل کیا تو دیت ہو گی۔''

اور ابن مفلح کہتے ہیں:

((لأنه أذھب المقصود أشبه ما لو أذھب ضوء العین))

''کیونکہ داڑھی کا بالکل صاف کر دینا اس طرح اصل مقصود کو غائب کر دیتا ہے جیسا کہ آنکھ کی روشنائی اور بصارت کو ختم کر دیا جائے۔''

جناب قیس بن سعد کی داڑھی نہیں تھی تو انصار کہنے لگے:

((نعم السیّد قیس ولکن لا لحیته فو اللّٰہ لو کانت اللحیة تشتری بالدراھم لاشترینا له لحیة لیکمل رجلا))

''قیس ہر اعتبار سے بہترین سردار ہے، لیکن اس کی داڑھی نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! اگر داڑھی دراہم سے بکتی ہوتی تو ہم اس کو خرید کر دیتے تا کہ وہ مکمل مرد بن جاتا۔''

اور احنف بن قیس کے قبیلے بنو تمیم کے ایک شخص نے بھی کہا تھا:

((وددت أنا اشترینا للأحنف لحیة بعشرین ألفا))

''میرا جی چاہتا ہے کہ ہم احنف کے لیے بیس ہزار کی بھی داڑھی ملے تو خرید لیں۔''

کیونکہ جس کی داڑھی نہ ہو ((یری عند العقلاء ناقصا.))''وہ عقل مندوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک ناقص ہے۔''

اور قاضی شریح کے بارے میں آتا ہے کہ انھوں نے کہا:

((وددت لو أن لی لحیة بعشرة آلاف درهم))

''میں چاہتا ہوں کہ کاش مجھے دس ہزار درہم کی ہی داڑھی مل جائے۔''

لیکن تعجب ہے آج کے مسلمان پر جو روپے خرچ اس لیے کرتے ہیں کہ ہماری داڑھی نظر ہی نہ آئے اور اس زیور کو معدوم کرنے کے لیے دولت برباد کرتے ہیں، حالانکہ یہ تکریم اور تعظیم کی علامت ہے جیسا کہ قاضی ابو یوسف فرماتے ہیں:

((من عظمت لحیة جلت معرفته .)) ❶

''جس شخص کی داڑھی بڑی ہوگی اس کی معرفت عالی شان ہوگی۔''

شیخ ابو طالب مکی (قوة القلوب ٤/ ٩) میں مزید نقل کرتے ہیں کہ بعض ادباء نے کہا ہے:

((فی اللحیة خصال نافعة منها تعظیم الرجل والنظر اِلیه بعین العلم والوقار و منها رفعه فی المجالس والاِقبال علیهم و منها تقدیمه علی الجماعة و تعقیله فیها وقایة للعرض یعنی اِذا ارادوا شتمه عرضوا له بها فوقت عرضه)) ❷

''داڑھی کے بہت سے فوائد ہیں جن میں یہ بھی ہے کہ لوگوں کی نظر میں داڑھی والے کی عزت ہوتی ہے اور اس کو علمی اور باوقار شخصیت سمجھا جاتا ہے۔ مجلسوں میں اس کو تعظیم کی خاطر اونچی اور نمایاں جگہ پر بیٹھایا جاتا ہے اور سب اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جماعت وغیرہ میں اس کو آگے کیا جاتا ہے۔ اس میں عزت کی حفاظت بھی ہے، جب کوئی شخص فحش کلامی کرنے لگتا ہے تو اس کی داڑھی دیکھ کر اسے شرم آ جاتی ہے اس طرح داڑھی والے شخص کی عزت بچ جاتی ہے۔''

اور علامہ ابن القیم فرماتے ہیں:

❶ قوة القلوب للمکی ٤/ ٩.
❷ التبیان فی اقسام القرآن ٢٣١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((واما شعر اللحية ففيه منافع منها: الزينة والوقار والهيبة ولهذا لا يرى على الصبيان والنساء من الهيبة والوقار ما يرى على ذوى اللحى ومنها التمييز بين الرجال.))

''داڑھی کے بالوں میں کئی فوائد ہیں مثلاً یہ داڑھی والے کی زینت کا باعث، اس کا وقار اور تعظیم ہے اور اس سے اس کی ہیبت ظاہر ہوتی ہے، اس لیے بچوں اور عورتوں میں وہ ہیبت اور وقار دکھائی نہیں دیتا جو داڑھی والوں میں ہوتا ہے۔ اس سے مرد و عورت کے درمیان فرق اور پہچان ہوتی ہے۔''

۷۔ داڑھی کو رکھنا اور معاف کرنا رجولیت و فحولیت ہے:

داڑھی رکھنا جہاں مرد کے لیے زینت و تکریم کا باعث ہے وہاں اس کی رجولیت (مردانگی) کی عکاس بھی ہے کیونکہ اللہ جل شانہ نے مرد اور عورت کو پیدا کیا اور دونوں میں فرق کرنے کے لیے مرد کے چہرے پر داڑھی کا زیور سجایا جو عورت کے پاس نہیں اور عورت کو مینڈھیوں کے ساتھ زینت بخشی۔ عورت کے لیے سونا اور ریشم پہننا جائز ہے۔ مردوں کے لیے سونا اور ریشم حرام ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں مرد کی رجولیت کے منافی ہیں۔ جس طرح عورت کا حسن و جمال بغیر داڑھی اور مونچھوں کے ہوتا ہے۔ اسی طرح مرد کا جمال داڑھی اور مونچھوں میں ہے۔ اسی میں اس کا وقار اور ہیبت ہے۔ اب ہر مرد خود سوچے کہ میری مردانگی کس میں ہے؟ داڑھی رکھنے میں، کٹوانے یا منڈھوانے میں؟

۸۔ داڑھی کے طبی فوائد:

داڑھی کے جہاں دینی فوائد ہیں وہاں طبی فوائد بھی ہیں مثلاً:

- بار بار ٹھوڑی اور بالوں پر اُسترا پھیرنا بصارت کو بڑا نقصان دیتا ہے اور اس عمل سے آہستہ آہستہ نظر کم ہو جاتی ہے جبکہ داڑھی والے اکثر اس سے محفوظ رہتے ہیں۔
- داڑھی گلے اور سینے تک نقصان دینے والے جراثیم سے مانع ہے۔
- داڑھی مسوڑھوں کو خارجی و داخلی عوارض اور تکالیف سے کافی محفوظ رکھتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* داڑھی کی وجہ سے بار بار تیل لگایا جاتا ہے جس سے گالوں کی کھال تروتازہ رہتی ہے جس طرح زمین پانی سے تروتازہ رہتی ہے جب کہ داڑھی مونڈھنے والا اس فائدے سے محروم ہوتا ہے۔ [1]
* ہومیو پیتھک علاج کی مشہور کتاب (خاندانی علاج ص ۵۱۳) میں مذکور ہے کہ داڑھی بڑھانے سے خناق جیسی خطرناک بیماری سے بچاؤ رہتا ہے۔
* طبی اعتبار سے یہ چیز ثابت ہے کہ مرد کے چہرے پر داڑھی کا اُگنا مذکر ہارمون (Testosterone) کا اثر ہوتا ہے۔ وہ امراض جو مرد کی رجولیت پر اثر انداز ہوتی ہیں(Demaseulenization)وہ صرف چہرے کے بال اُتارنے سے گھیراؤ کرتی ہیں۔ گویا یہ مرد کے لیے امراض سے بچاؤ کا نسخہ کیمیا ہے۔ جبکہ یہی بال جب عورت کے چہرے پر اُتر آئیں تو اس کی انوثیت کے اضمحلال (Defeminazation) کا سبب بنتا ہے یا پھر اس میں مردانہ امراض (Virilization) یا پھر مذکر بننے (Musulinazation) کے اثرات بارز ہوتے ہیں۔ان امراض میں سب سے نمایاں (الشعرانیۃ) (Hirsutism) ہے یعنی بعض ایسے مناطق پر کثرت سے بال اُگنا شروع ہو جاتے ہیں جو کہ نہ تو داڑھی کی جگہ ہوتی ہے نہ مونچھوں کی بلکہ جسم کے دوسرے حصوں پر اُگ آتے ہیں۔ جو مرض ہونے کے ساتھ ساتھ عوام کے نزدیک ایک قبیح چیز بھی سمجھی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہر قسم کی روحانی اور جسمانی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

[1] وجوب اعفاء اللحیة ص ۳۲، ۳۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی کی فرضیت کے دلائل

اسلام ایک جامع اور کامل نظام ہے جس کی جامعیت اور اکملیت کا راز اسلام کا منبع ومصدر قرآن وسنت کا ہونا ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی شان وعظمت کے لائق اس کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کلام سے بڑھ کر کوئی بھی کلام سچا نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآن مجید میں خود مالک الملک فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا﴾ (النساء: ۱۲۲)

''اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنی بات میں کون سچا ہے۔''

چنانچہ یہ سچی کلام اس ہستی پر اتری جو پوری کائنات سے سچی تھی، جس کو جانی دشمن بھی صادق وامین کا لقب دیتے تھے۔ چنانچہ قرآن کریم جیسی نعمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو جب مبعوث کیا تو اسلام کا منبع ومصدر منقی وصافی شکل میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ٹھہرا اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت گردانا گیا جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء: ۸۰)

''جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت کی۔''

کیونکہ نبی کریم ﷺ اپنے پاس سے تو حکم دیتے ہی نہیں تھے بلکہ جب تک وحی نہیں آجاتی تھی زبان اقدس حرکت میں نہیں آتی تھی، جس کو قرآن مجید نے کچھ یوں بیان کیا ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم: ۳۔۴)

''وہ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے بلکہ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جاتی ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو حکم دیا تھا:

((أُكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ .)) ❶

''اے عبداللہ بن عمرو! تو لکھ اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس منہ (یعنی محمد ﷺ کے منہ مبارک سے) کبھی بھی سوائے حق کے کچھ نہیں نکلا۔''

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کا طریقہ تمام طریقوں سے افضل واشرف و اعلیٰ ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے خطبہ دیا اور حمد وثنا کے بعد فرمایا:

((وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) ❷

''سب سے افضل ہدی (طریقہ، سیرت، راہنمائی) محمد ﷺ کی ہدی ہے۔''

کیونکہ انسان مسلمان ہوتا ہی اس وقت ہے جب وہ لا الـــہ إلا الــلّٰــہ کے ساتھ محـمد رسول اللّٰه کہتا ہے اور اس لیے کہ کل کائنات کے لیے قیامت تک کا آئیڈیل اور نمونہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ کسی صحابہ یا تابعی یا عالم یا پیر کی نہیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب : ۲۱)

''یقیناً تمہارے لیے نبی کریم ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔''

چنانچہ نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ، آپ کا قول اور تقریر کسی بھی عمل کے عمدہ اور درست ہونے کے لیے کسوٹی ہے۔ اس دنیا سے جاتے وقت آپ اس نسخہ کیمیا اور کسوٹی کا سبق یوں دے کر گئے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابُ اللّٰهِ

---

❶ صحيح الجامع : ۱۲۰۷ ـ السلسلة الصحيحة ۱۵۳۲، والدارمی ٤٨٨.

❷ مسلم: ۲۰۰۲ ـ النسائی واللفظ له: ۱۵۷۸ ـ ابن ماجه: ٤٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسُنَّةُ نَبِيِّهِ)) ❶

((وفي رواية: الشَّيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ))

''اے میرے صحابہ! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتاب اللہ (قرآن مجید) اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی سنت، جب تک ان کو تھامے رکھو گے تم گمراہ نہیں ہو گے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ گمراہی اسی وقت اپنا ڈیرہ جماتی ہے جب قرآن وسنت سے اعراض کیا جائے یا ان میں تیسری چیز کی آمیزش کی جائے۔ اسی منہج کو محفوظ کرنے کے لیے فرمایا:

((إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي الْأَئِمَّةُ الْمُضِلِّينَ)) ❷

''مجھے اپنی امت پر اس بات کا ڈر ہے کہ ان میں گمراہ کرنے والے ائمہ ہوں گے'' (یعنی وہ قرآن وسنت کے منہج کو ترک کر کے تیسری چیز کو رواج دیں گے یا آمیزش کریں گے۔)

امام اور ائمہ تو دور کی بات ہے ان کی اپنی زندگی میں وہ امام (جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ کے حبیب نے فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہوتا) تورات کا نسخہ لے کر آ جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: اے اللہ کے رسول! یہ تورات کا نسخہ ہے تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا چہرۂ مبارک غصے سے متغیر ہو گیا، جب عمر رضی اللہ عنہ کو اس نسخے کو پڑھتے دیکھا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے گم پانے والیاں گم پائیں تم اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا چہرہ نہیں دیکھ رہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے جب اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھا تو فوراً گزارش کی: میں اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے رسول کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں، ہم اللہ تعالیٰ کو رب مانتے ہوئے، اسلام کو دین مانتے ہوئے اور محمد

---

❶ الموطا ۱۷۰۸، وصحيح الجامع ۲۹۳٤، والحاكم ۹۳/۱.

❷ مسلم ۷۱۸۷، صحيح الجامع ۲۳۱۲، ابو داؤد ٤۲٥۲، والترمذي ۲۱۷٦ وابن ماجه ۳۹٥۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کو نبی مانتے ہوئے راضی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔

((لَوْ بَدَالَكُمْ مُوسَىٰ فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُم عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ وَلَو كَانَ حَيًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِي لَا تَّبَعَنِي .)) ❶

"اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے لیے ظاہر ہو جائیں اور تم ان کی اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پا لیتے تو وہ بھی میری ہی پیروی کرتے۔"

اور یہ بھی فرمایا کہ:

((مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)) ❷

"جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔"

اور فرمایا:

((كَفَىٰ بِقَوْمٍ ضَلَالًا اَنْ يَرْغَبُوا عَمَّا جَاءَ بِهِ نَبِيُّهُمْ اِلَىٰ مَا جَاءَ بِهِ نَبِيٌّ غَيْرُ نَبِيِّهِمْ اَوْ كِتَابٌ غَيْرُ كِتَابِهِمْ .)) ❸

"کسی قوم کی ضلالت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے نبی اور اپنی کتاب کو چھوڑ کر دوسرے نبی اور دوسروں کی کتاب کی طرف راغب ہوں۔"

اس طرح ان احادیث میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے مومنوں کا منہج بیان کر دیا ہے کہ وہ کتاب وسنت سے تجاوز نہیں کرتے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے پاس سے کوئی بات بنا کر میری طرف نسبت کی تو وہ جہنمی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی بات کرتے تو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا:

---

❶ الدارمی ٤٣٩ ❷ البخاری ٥٠٦٣
❸ الدارمی ٤٨٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَوَّ امقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) ❶

''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ فتوے بازی میں جرأت کرنا آگ میں جانے کی جرأت کرنا ہے جیسا کہ عبیداللہ بن ابی جعفر بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((اَجْرَأُكُمْ عَلَى الْفُتْيَا اَجْرَأُكُمْ عَلَى النَّارِ)) ❷

''فتوے بازی میں زیادہ جرأت کرنے والا جہنم میں جانے کی زیادہ جرأت کرتا ہے۔''

وہ تین صحابی رسول جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی عبادت کے بارے میں سوال کیا تو ایک نے کہا کہ میں روزے ہی رکھوں گا کبھی ناغہ نہیں کروں گا اور دوسرے نے کہا کہ میں تہجد پڑھوں گا، آرام نہیں کروں گا، تیسرے نے کہا کہ میں شادی نہیں کروں گا، تو یہ کام بھی انہوں نے نیکی کی غرض سے اور رضائے الٰہی کی غرض سے کرنے کا کہا تھا لیکن چونکہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے مخالف تھا تو فوراً اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّي اَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)) ❸

''اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تمہاری نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور زیادہ متقی ہوں، لیکن میں روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، تہجد بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں نے شادیاں بھی کی ہیں لہٰذا جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔''

اس حدیث اور ماقبل میں اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے واشگاف الفاظ میں بیان کر دیا کہ منہج مومن نبی ﷺ کا قول وفعل ہے۔ نبی کے فعل وقول وتقریر کے خلاف خواہ صحابی کا

---

❶ البخاری: ۱۱۰۔ ومسلم ۷۴۳۵، والترمذی ۲۶۶۹، وابو داؤد ۳۶۵.

❷ الدارمی ۱۵۹ ❸ البخاری ۵۰۶۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول وفعل بھی آ جائے تو وہ نبی کے مخالف ہوگا، سنت کے مخالف ہوگا......اور وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو ناراض تو کرے گا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوں گے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کا سبب نہیں بن سکتا خواہ جتنے بھی استدلالات، اجتہادات اور استنباطات سامنے لائے جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے اس منہج کو سمجھانے کے بعد واقعتاً صحابہ رضوان اللہ علیہم نے بھی یہی منہج سینے سے لگایا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود پر آئے اسے بوسہ دیا اور فرمانے لگے: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے:

((وَلَوْ لَا اَنِّیْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ .)) ❶

''اگر میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تیرا بوسہ نہ لیتا۔''

یعنی صرف اللہ کے رسول کی پیری میں بوسہ لے رہا ہوں اور فرمایا:

((مَالَنَا وَلِرَمْلٍ اِنَّمَا کُنَّا رَائَیْنَا بِهِ الْمُشْرِکِیْنَ وَقَدْ أَهْلَکَهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ شَیْءٌ صَنَعَهُ النَّبِیُّ ﷺ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَتْرُکَه .)) ❷

''ہمیں رمل کرنے کی کیا ضرورت ہے یہ تو ہم نے مشرکین کو قوت دکھلانے کے لیے کیا تھا اور (اب) مشرکین کو اللہ نے ہلاک کر دیا ہے۔ پھر فرمایا: یہ کام چونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے کیا تھا اس لیے ہم پسند نہیں کرتے کہ اس کو ترک کریں۔''

گویا صرف نبی ﷺ کی پیروی میں یہ کام کیا وگرنہ وہ علت باقی نہیں رہی تھی جس کی وجہ سے حکم دیا گیا تھا۔ اس سے پتہ چلا کہ نبی کے قول وفعل کے آ جانے کے بعد کسی علت، قول

---

❶ صحیح البخاری، حدیث نمبر: ١٥٩٧.

❷ البخاری ١٦٠٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا فعل کی کوئی قدر نہیں ہوگی جس کا خود صحابہ نے اعتراف کیا۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((إِذَا سَمِعْتُمُوْنِي أُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَمْ تَجِدُوْهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ أَوْ حَسَنًا عِنْدَ النَّاسِ فَاعْلَمُوْا أَنِّي قَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهِ .)) ❶

"جب میں کوئی بات نبی کریم ﷺ سے کروں اور تمہیں وہ بات کتاب اللہ میں نہ ملے اور نہ ہی وہ لوگوں کے ہاں حسن ہو (یعنی دینی اعتبار سے اس کو اچھا نہ گردانیں) تو جان لو کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ پر جھوٹ بولا ہے۔"

اور یہ بھی فرمایا:

((أَمَا تَخَافُوْنَ أَنْ تُعَذَّبُوْا أَوْ يُخْسَفُ بِكُمْ أَنْ تَقُوْلُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ فُلَانٌ .)) ❷

"کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تمہیں اس وجہ سے عذاب دیا جائے یا زمین میں دھنسا دیا جائے کہ تم یہ کہو کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اور فلان یہ کہتا ہے۔"

حتیٰ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تو یہ فرمایا:

((العلم ثلاثة كتاب ناطق و سنة ماضية و لا ادرى))❸

'علم تین چیزوں کا نام ہے: (۱) قرآن مجید۔ (۲) سنت نبوی (گزری ہوئی سنت) اور (۳) (جو مسئلہ معلوم نہ ہو اس کے بارے میں یہ کہنا کہ) میں نہیں جانتا۔"

تو معلوم ہوا کہ قرآن مجید اور سنت مطہرہ کو چھوڑ کر کسی کا قول لے لینا عذاب الٰہی اور

---

❶ الدارمی ٥٩٧ ❷ الدارمی ٤٣٥ انفرو به الدارمی.

❸ الطبرانی ، ومفتاح الجنة للسيوطي ص٥٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین میں دھنسائے جانے کا باعث ہے۔ اور وہ علم ہی نہیں چہ جائیکہ وہ سنت کا درجہ رکھے اور قابل عمل ہو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ تو کتاب وسنت سے ہٹ کر فتویٰ دینے کے اتنے خلاف تھے کہ فرمایا:

((اِنْ الذی یُفْتِیْ الناس فی کل ما یستفتی لمجنون)) ❶

"جو لوگوں کے ہر پوچھے گئے مسئلے میں فتویٰ دیتا ہے وہ تو مجنون ہے۔"

ابن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں قتادۃ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی تو آدمی نے کہا (قال فلان کذا و کذا) کہ فلاں تو یوں یوں کہتا ہے تو ابن سیرین نے فرمایا:

((احدثك عن النبی ﷺ و تقول قال فلان کذا و کذا لا اکلمك ابدا)) ❷

"میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بتلا رہا ہوں اور تم کہتے ہو کہ فلاں نے یوں کہا ہے، میں (آج کے بعد) تیرے ساتھ کلام ہی نہیں کروں گا۔"

اور عمر بن عبدالعزیز نے بھی یہی اعلان کیا تھا:

((لَا رَأْیَ لِاَحَدٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَاِنَّمَا رَأْیُ الْاَئِمَّةِ فِیْمَا لَمْ یُنْزَلْ فِیْهِ کِتَابٌ وَلَمْ تَمْضِ بِهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا رَأْیَ لِاَحَدٍ فِیْ سُنَّةٍ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ .)) ❸

"کسی کی رائے کتاب اللہ میں نہیں چل سکتی، ائمہ کی رائے اس مسئلے میں سنی جائے گی جس مسئلہ میں کتاب اللہ (قرآن مجید) نہ اتری ہو اور نہ ہی اس میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہو۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت جو آپ نے جاری کی ہے اس میں کسی کی رائے کی کوئی اہمیت نہیں۔"

---

❶ الدارمی ١٧٦ انفرو به الدارمی. ❷ الطبرانی ٤٤٥

❸ الدارمی ٤٣٦ انفرو به الدارمی.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قرآن وسنت مومن کا منہج ہے اور نبی ﷺ کی سنت کی موجودگی میں کسی کے طریقے یا قول وفعل کا کوئی اعتبار نہیں۔

میرے مسلمان بھائیو! ذرا سوچو جب ہم نے کلمہ پڑھا تھا تو کیا کہا تھا: ((لا الـٰـه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه)) کسی صحابی کا نام کلمہ میں نہیں بولا تھا، کسی محدث، عالم، امام، فقیہ یا قاری کا نام نہیں لیا تھا۔ اگر تو لا الـٰـه الا اللّٰــه کو ماننے والے ہو تو تمام تعصّبات وتاویلات کو بالائے طاق رکھ کر (یہ بات ذہن نشین کریں کہ جو چیز ثابت ہے اس کو ختم کر کے جائیں گے کہاں؟ اور جو چیز ثابت نہیں اس کو ثابت کر کے پائیں گے کیا)

آیئے! صرف نبی کریم ﷺ کہ جن کی ذات اقدس ہمارے لیے نمونہ ہے۔ آپ کا اسوہ دیکھیں کہ داڑھی کے بارے میں کیا تھا، پھر آپ کے اقوال دیکھیں کہ آپ نے کیا فرمایا، پھر آپ کی تقریری سنت دیکھیں کہ آپ نے داڑھی منڈھوانے والے پر خاموشی اختیار کی یا کوئی حکم صادر کیا۔ آیئے! اب ہم صرف اللہ کے نبی ﷺ کے فعل پھر آپ کے اقوال وتقاریر کو بالترتیب ذکر کرتے ہیں۔

میرے مسلمان بھائی! یہ تو ایک متفقہ بات ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کائنات میں کوئی بھی خوبصورت نہیں تھا اور نہ ہوگا جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ .)) [1]

''اللہ کے رسول ﷺ تمام لوگوں سے حسین تھے۔''

اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا .)) [2]

''نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک تمام لوگوں سے حسین تھا۔''

تو نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک جو پوری دنیا سے حسین تھا کیا اس پر داڑھی تھی یا نہیں؟ آیئے اس بارے میں ذرا احادیث رسول ﷺ ملاحظہ فرمائیں۔

[1] البخاری ، ۳۰٤۰ [2] البخاری ۳٥٤۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ...... وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ .)) ❶

''اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے نہ بالکل چھوٹے......اور آپ کے سر اور داڑھی میں ۲۰ سفید بال بھی نہیں تھے۔''

اور انس رضی اللہ عنہ نے ان بالوں کی تعیین بھی خود بیان کی ہے اور فرماتے ہیں:

((مَا عَدَدْتُ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلِحْيَتِهِ إِلَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ)) ❷

''اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک میں صرف چودہ بال سفید تھے۔''

تو اس حدیث سے پہلا نکتہ یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی داڑھی تھی، دوسرا نکتہ یہ ثابت ہوا کہ صحابی رسول ﷺ جنہوں نے دس سال خدمت کی انہوں نے داڑھی اور سر کے سفید بال بھی شمار کر رکھے تھے۔ اگر آپ نے داڑھی کو سیٹ کیا ہوتا یا نوک پلک سیدھی کی ہوتی یا کٹوائی ہوتی یا خط بنوایا ہوتا تو یہ صحابی ضرور بیان کرتے کیونکہ بالوں کی گنتی جو کہ دقیق چیز تھی وہ بیان کر دی ہے تو کٹوانا وغیرہ ضرور بیان کرتے۔

۲۔ ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِه فِيْ لِحْيَتِهِ .)) ❸

---

❶ البخاری ۵۹۰۰، ۳۵۴۷، ومسلم ۲۳۴۷، والموطا ۱۷۵۳، والترمذی ۳۶۳۵، واحمد ۳/ ۱۳۰، ح: ۱۲۳۵۱.

❷ الترمذی فی الشمائل ۳۸.

❸ البخاری ۵۸۹۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''انس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا آپ کے بال اتنے زیادہ سفید نہیں ہوئے تھے کہ آپ خضاب لگاتے، اگر میں چاہتا تو آپ کی داڑھی کے سفید بال شمار کرتا۔''

اس حدیث سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی ثابت ہوئی۔ دوسرا یہ کہ آپ کی داڑھی میں چند بال سفید تھے جن کی تعداد پچھلی حدیث میں چودہ بیان ہوئی ہے۔

۳۔ عمار بن یاسر اور عثمان رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

((وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ .)) ❶

''میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کا خلال کرتے تھے۔''

۴۔ اُمّ مسلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَه .)) ❷

''اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو داڑھی کا خلال کرتے۔''

۵۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ اَخَذَ كَفًّا مِنَ الْمَاءِ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حُنُكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ فَقَالَ هٰكَذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ .)) ❸

''اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لے کر اس کو ٹھوڑی کے نیچے سے داخل کر کے اس کے ساتھ داڑھی کا خلال کرتے اور فرمایا: میرے رب نے مجھے اسی طرح کرنے کا حکم دیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا داڑھی کا خلال کرنا ۱۳ اصحابہ کرام نے نقل کیا ہے۔ ❹

---

❶ الترمذی ۲۹، ۳۰، ۳۱، وابن ماجه ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۲.

❷ الطبرانی فی الکبیر ۶۶۴، والبیهقی ۱/ ۵۴.

❸ ابو داؤد ۱۴۵.

❹ عون المعبود ۱، ۲/ ۱۷۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ دُهْنَ رَاْسِهِ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهِ .)) ❶

''رسول اللہ ﷺ بکثرت اپنے سر پر تیل اور داڑھی کو کنگھی کیا کرتے تھے۔''

ان چار حدیثوں سے تو یہ پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی داڑھی تھی اور اتنی گھنی تھی کہ کنگھی کرنی پڑتی اور وضو کے وقت خلال کرنا پڑتا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو داڑھی کا خلال کرنے کا حکم دیا تھا۔ لہٰذا اگر آپ کی داڑھی کٹی ہوئی ہوتی یا خط بنوایا ہوتا یا چند بال ہوتے تو خلال چہ معنی دارد؟

٧۔ یزید فارسی جو قرآن مجید کی کتابت کرتے تھے) فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانہ حیات میں رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اپنا خواب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا تو انھوں نے پہلے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنایا کہ جو مجھے خواب میں دیکھتا ہے وہ حقیقتاً مجھے ہی دیکھتا ہے اس لیے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ پھر مجھ سے خواب پوچھا، پھر میں نے حلیہ بیان کیا:

((قَدْ مَلَـأَتْ لِحْيَتُهُ مَا بَيْنَ هٰذِهِ اِلٰى هٰذِهِ قَدْ مَلَاَتْ نَحْرَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:۔ لَوْ رَأَيْتَهُ مَاسْتَطَعْتَ اَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هٰذَا .)) ❷

''آپ کی داڑھی آپ کے سینے مبارک کو بھرے ہوئے تھی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما یوں گویا ہوئے: اگر تم رسول اللہ ﷺ کو حالت بیداری میں دیکھتے تو اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ آپ کا حلیہ مبارک بیان نہ کرسکتے۔''

٨۔ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے یمن بھیجا۔ میں ایک دن لوگوں کو وعظ ونصیحت کر رہا تھا کہ ایک یہودی عالم ہاتھ میں کتاب پکڑے ہوئے آ گیا، مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ ابو القاسم کا حلیہ بیان کرو۔ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اسے بتلایا

---

❶ الترمذی فی الشمائل ٣٢.

❷ الترمذی فی الشمائل ٤١٢، واحمد ٣٦١. واللفظ له ٣٤١٠۔ اسناده ضعيف للالبانی.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول کریم نہ تو پست قامت ہیں اور نہ زیادہ دراز قد بلکہ آپ کا قد درمیانہ ہے......
علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں خاموش ہو گیا۔ یہودی عالم کہنے لگا کہ آپ کی آنکھوں میں سرخی خوبصورت، داڑھی خوب رو، کان متناسب ہیں، آپ آگے پیچھے دیکھتے تو پورے وجود کے ساتھ مڑ کر دیکھتے۔ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک یہی ہے۔ ❶

۹۔ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ عَظِيْمُ اللِّحْيَةِ))❷

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت بڑی داڑھی تھی۔''

۱۰۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ كَثِيْرُ شَعْرِ اللِّحْيَةِ .)) ❸

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کے بال بہت زیادہ تھے۔''

۱۱۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَثَّ اللِّحْيَةِ .))❹

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی گھنی تھی۔''

۱۲۔ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كان ضخم اللحية))❺

''اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک بڑی بھاری تھی۔''

مذکورہ بالا احادیث سے نہ صرف آپ کا داڑھی رکھنا ثابت ہوا بلکہ یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ کی داڑھی مبارک بڑی، گھنی اور بھاری تھی۔ اس کے بہت زیادہ بال تھے اور وہ سینے کو ڈھانپتی تھی۔

---

❶ البداية والنهاية ٦/١٨.
❷ صحيح الجامع ٤٨٢٠، والسلسلة الصحيحة ٢٠٥٢.
❸ صحيح الجامع: ٤٨٢٥.
❹ الترمذى فى الشمائل ٨.
❺ احمد ١/١٢٧، ١٤٣، ٩٦٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان احادیث کو پڑھ کر میرے خیال میں ((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کے بعد ((مُـحَـمَّدٌ رَّسُـوْلُ اللّٰـهِ)) کہنے والا مسلمان یہ بات کہنے کی جرأت نہیں کرتا کہ فلاں یوں کہتا ہے اور فلاں صحابی کا یہ فعل تھا یا اس کا یہ قول تھا۔ بلاشبہ صحابہ جیسی شخصیات نبی کے بعد نہ دنیا میں آئی ہیں نہ آئیں گی۔ لیکن نبی کا ہم نے کلمہ پڑھا ہے صحابہ کا نہیں صحابی کو صحابی بھی ہم تب ہی مانتے ہیں جب اس کی ایمان کی حالت میں نبی سے ملاقات ہو۔ تو معلوم ہوا کہ نبی کی ذات کے بغیر تو صحابی بن بھی نہیں سکتا تو نبی کے مقابلے میں اس کی بات کیسے قبول کریں گے۔

میرے مسلمان بھائیو!

ذرا سوچیں کہ ہم نے جس کا کلمہ پڑھا ہے اور جو پوری کائنات سے حسین تھا کیا اس کو داڑھی بری لگی یا اچھی لگی؟ اچھی لگی تو رکھی بلکہ فطرت الٰہی کو اپنایا پھر رسول کریم ﷺ کے بعد خلفائے اربعہ نے بھی اسی سنت کو سینے سے لگایا چنانچہ ان کی بھی بڑی بڑھی داڑھیاں تھیں۔ ❶

میرے مسلمان بھائی! یہ ہمارے نبی کریم ﷺ اور آپ کی داڑھی کا بیان ہے ہر غیرت مند مسلمان کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ جو کام نبی کریم ﷺ نے کیا اس کو اپنی زندگی کا محور و زیور بنا لے، اگر وہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہونا چاہتا ہے تو رسول کریم ﷺ کی فرمانبرداری کے بغیر ممکن نہیں۔

سنت فعلی کو ذکر کرنے کے بعد آیئے ذرا دیکھیں کہ کیا آپ نے امت کو اس کا حکم بھی دیا ہے کہ نہیں تا کہ مسئلہ مزید واضح ہو جائے اور داڑھی کی اہمیت دل میں بیٹھ جائے۔ اور ان منکرین حدیث اور غیرت وحمیت سے عاری، اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں کاٹنے والے متجددین اور سکالر کی بیخ کنی بھی ہو جائے، جو اس سنت رسول ﷺ کی توہین ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ یہ نبی کی عادت تھی، اس لیے داڑھی کے چھوٹے اور بڑے ہونے سے کوئی خاص فرق واقع نہیں ہوتا۔ چنانچہ......

---

❶ الاصابة لابن حجر ٢/٤٤، ٥١١، قوة القلوب لابي طالب المكي ٤/٩، تاريخ الخلفاء للسيوطي ١٠٢، ١١٦، ١٢٩، وطبقات ابن سعد ٣/٢٥، ٢٦، ٥٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((خالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحَىٰ وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ)) ❶

''مشرکین کی مخالفت کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹواؤ۔''

۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا حکم نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((انهكوا الشَّوَارِبَ وَاعفُوا اللِّحَىٰ .)) ❷

''مونچھوں کو اچھی طرح کاٹو اور داڑھیوں کو معاف کرو (چھوڑ دو)۔''

دونوں حدیثوں میں سے ایک میں داڑھی کو بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ وَفَّرَهُ تَوْفِيْرًا کا معنی كَثَّرَه (یعنی اس کو زیادہ کیا) ہے تو اس کا معنی یہ بنا (اُتْرُكُوْهَا وَافِرَةً) (فتح الباری ۴۲۹/۱۰) کہ اس کو وافر چھوڑ دو۔ دوسری حدیث میں معاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اعفوا جو کہ اعفاء سے ہے اس کا معنی ہے کہ بالوں کو چھوڑ دیا جائے اور کچھ کم نہ کیا جائے۔ ❸

اور اس کو چھوڑ دیا جائے اور وہ بڑھ جائے۔ ❹

چنانچہ اعفوا اللحی کا معنی یہ ہے کہ داڑھی کو بڑھایا جائے۔ یہی معنی علامہ المناوی نے (فیض القدیر ۳۱۶/۴)، زمخشری نے (الفائق ص ۱۳۲)، جوہری نے (الصحاح ۲۴۳۳/۶)، ابن منظور نے (لسان العرب ۷۵/۱۵)، زبیدی نے (تاج العروس ۲۴۸/۱۰)، علامہ عینی نے (عمدة القاری ۴۷۰/۲۲)، کرمانی نے (۱۱۱/۲۱) اور قسطلانی نے (ارشاد الساری ۴۵۰/۸) میں نقل کیا ہے۔

اے میرے مسلمان بھائی! ذرا سوچ! جب تم یہ احادیث اور افعال نبوی پڑھ کر پھر تاویل کرو کہ ایک مٹھ (قبضہ) سے زائد داڑھی کاٹ کر رکھنا بھی معاف کرنا ہے اور سنت ہے تو بتلاؤ کہ کس کی سنت ہے؟ کیا نبی کی سنت ہے؟ جواب نہیں میں ہوگا۔ تو پھر دوبارہ یاد کرو کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا تھا۔ اس کی یہ سنت نہیں۔ کیا قبضہ سے زائد کاٹ دینے کو معاف

---

❶ البخاری ۵۸۹۲ صحیح الجامع ۷۱۱۳، ۳۲۰۴. ❷ البخاری ۵۸۹۳

❸ النهاية ۳/۲۶۶، غريب الحديث لابی عبيد ۱۴۸/۱. ❹ فتح الباری ۴۳۱/۱۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دینا کہتے ہیں؟ ذرا دل سے پوچھ کہ لیلۃ القدر کی تلاش میں جب تو رو رو کر گڑ گڑا کر دعائیں مانگ رہا ہوتا ہے اور یہ الفاظ کہتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو سکھائے تھے۔

((اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی)) ❶

''اے اللہ تو بہت بخشنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس میرے گناہوں کو معاف فرما دے۔''

تو بتلاؤ یہاں بھی فاعف ہی کہتے ہو، کیا دل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ اللہ جی! سارے نہیں تھوڑے سے گناہ معاف کر دو۔ جواب نہیں میں ہوگا، اس لیے کہ کوئی بھی عقل مند یہ نہیں کہہ سکتا۔ لہٰذا داڑھی والی حدیث میں بھی فاعفوا کا معنیٰ مکمل معاف کر دینا اور چھوڑ دینا ہی ہوگا تاکہ تیرے اقوال میں تعارض نہ ہو، تو اللہ کا مجرم نہ بنے اور تیری شخصیت بھی دوغلی نہ ہو۔

۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحٰی)) ❷

''مونچھوں کو اچھی طرح کاٹو اور داڑھیوں کو معاف کر دو۔''

۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحْیَۃِ)) ❸

''اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے مونچھیں اچھی طرح کاٹنے اور داڑھی معاف کرنے کا حکم دیا۔''

۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((اَعْفُوا اللِّحٰی وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ)) ❹

---

❶ صحیح الترمذی ٣٥١٣.

❷ مسلم ٢٥٩، وصحیح الجامع ٢٠٥، والترمذی ٢٧٦٣، والنسائی ٥٠٤٥، واحمد ١٦/٢.

❸ مسلم: ٦٠١، والموطا ١٨١٣، والترمذی ٢٧٦٤، وابوداؤد ٤١٩٣.

❹ النسائی ٥٠٤٦، واحمد ١٥٧/٢، ٦٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''داڑھیوں کو معاف کر دو اور مونچھوں کو اچھی طرح کاٹو۔''

٦۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے حکم دیا:

((خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ احْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفُوا اللِّحَى)) ❶

''مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھوں کو اچھی طرح کاٹو اور داڑھیوں کو دراز کرو، پورا کرو۔''

ان چار احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے یہ حکم دیا کہ داڑھیوں کو معاف کرو اور لمبا کرو اور یہ بھی بتلایا کہ مجھے داڑھی کو معاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ ہی حکم دے سکتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی کا حکم نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دیا اور نبی نے امت کو دیا۔ لہٰذا کوئی مسلمان کلمہ پڑھنے والے نبوی اور الٰہی حکم کی عدولی نہیں کر سکتا کیونکہ حکم عدولی سے ایک تو نافرمانی ہوگی دوسرا یہودیوں کی مشابہت ہوگی جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((احْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحَى وَلَا تُشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ)) ❷

''مونچھوں کو کاٹو اور داڑھیوں کو معاف کرو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔''

یہودیوں کی مشابہت ہو یا کسی اور قوم کی، جو شخص جس کی مشابہت کرتا ہے وہ اسی قوم سے تعلق رکھتا ہے اور قیامت والے دن انہیں کے ساتھ اٹھایا جائے گا، جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) ❸

''جو جس قوم سے مشابہت کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے۔''

---

❶ مسلم ٦٠٢.   ❷ شرح معانی الآثار للطحاوی ٢/٣٣٣

❸ ابو داؤد ٤٠٣١ ، وعبد ابن حمید ٨٤٨، واحمد ٢/ ٥٠، ٩٢ وصحیح الجامع ٦٠٢٥، والارواء ١٢٦٩، والفتاری ٢٥/٣٣١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی کاٹنا صرف یہودیوں کی مشابہت نہیں بلکہ مشرکین کی بھی عادت ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے چھٹی روایت گزری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسند بزار میں روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اہل شرک مونچھوں کو بڑھاتے ہیں اور داڑھیوں کو منڈھواتے ہیں۔

((فَخَالِفُوهُمْ فَاعْفُوا اللِّحیٰ وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ))

''تم ان کی مخالف کرو، داڑھیوں کو معاف کرو اور مونچھوں کو منڈھواؤ۔''

اور ایک حدیث میں یہ مجوسیوں کا طرز عمل بیان کیا گیا ہے (جیسا کہ عنقریب آئے گا) اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی کو معاف نہ کرنا، اس کو منڈھوانا یا اس کو کاٹنا یہودیوں، مشرکوں اور مجوسیوں کا فعل ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ لہٰذا اے مسلمان! دیکھ کہیں تو مومنوں کے فعل کو چھوڑ کر مذکورہ اقوام عالم کا شریک تو نہیں بن رہا؟ بقول شاعر

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللِّحیٰ خَالِفُوا الْمَجُوسَ)) ❶

''مونچھوں کو کاٹو اور داڑھیوں کو لٹکاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔''

یہ معنی اس وقت متحقق ہو سکتا ہے جب داڑھی کو بالکل چھوڑ دیا جائے اور اس کے ساتھ کسی قسم کا تعرض نہ کیا جائے۔ ارخاء کا معنی لٹکانے اور طول دینے کے ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے (ارخیت الستر وغیرہ اذا ارسلته) یعنی ارخیت الستر اس وقت بولا جاتا ہے جب پردے کو یا کسی چیز کو لٹکایا جائے۔

اور کہا جاتا ہے:

((ارخی الفرس وله طول من جله والستر اسد له)) ❷

---

❶ مسلم ٦٠٣.

❷ المعجم الوسط ١/٢/٣٣٦، وترتيب القاموس ٢/٣٣٢، وتهذيب الصحاح ٣/٩٧٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''گھوڑے کی رسّی کو لمبا کیا اور پردے کو لٹکایا۔''

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

((ومعناه اتركو ولا تتعرضوا لها بتغيير .))

''اس کا معنی ہے کہ داڑھیوں کو چھوڑ دو ان میں کسی قسم کی تبدیلی کرنے کی جسارت نہ کرو۔''

مذکورہ بالا احادیث میں چار طرح کے الفاظ سے حکم وارد ہوا ہے وَفِّرُوا، اعْفُوا، اَوْفُوا، اَرْخُوا اور بعض روایات میں اَرْجُوا کا لفظ بھی آیا ہے۔ امام نووی، قاضی عیاض سے نقل کرتے ہیں: (ومعناه اَخِّروها واتركوها) یعنی ان کو چھوڑ دو اور مؤخر کر دو۔ پھر امام نووی فرماتے ہیں:

((فحصل خمس روايات: اعفوا واوفروا وارخوا وارجوا ووفروا و معناها كلها تركها على حال ، هذاهو الظاهر من الحديث الذى يقتضيه الفاظه))

''جملہ پانچ الفاظ جو کہ پانچ روایات میں، آئے ہیں، ایک میں اَعْفُوا دوسری میں اَوْفُوا تیسری میں اَرْخُوا چوتھی میں اَرْجُوا پانچویں میں وَفِّرُوا ہے ان سب کا معنی یہی ہے کہ داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔''

اور یہ بھی ان احادیث میں واضح ہے کہ داڑھی کا معاف نہ کرنا اور اس کو اس کے حال پر نہ چھوڑنا مشرکوں اور مجوسیوں کا کام ہے لیکن پھر بھی اگر کوئی مسلمان اس کو اپنے چہرے پر بوجھ تصور کرے تو گویا اس نے رسول کریم ﷺ کے امر میں گستاخی کی اور اس کو غلط گردانا اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کے امر میں خطا تصور کرتا ہے وہ گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتا ہے، چنانچہ کسی نے کیا خوب کہا تھا:

رسول کے امر میں جو خطا پائے گا
وہ ظالم دیوانہ کدھر جائے گا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ)) [1]

''دس خصلتیں فطرت اسلامیہ میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی کو معاف کرنا......''

فطرت کا معنیٰ دین بھی ہے (القاموس ۲/۱۱۱) اور ابن الاثیر (النهاية ۳/۴۵۷) میں فرماتے ہیں:

((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ أَيْ مِنَ السُّنَّةِ يَعْنِي سُنَنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ الَّتِي أُمِرْنَا أَنْ نَقْتَدِيَ بِهِمْ.))

''فطرت سے مراد سنت ہے یعنی انبیاء کی سنت (سیرت وطریقہ) ہے جن کی اقتدا کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔''

اور علامہ طاہر پٹنی (مجمع بحار الانوار ۳/۸۵) میں فرماتے ہیں:

((اى من السنة القديمة التى اختارتها الانبياء عليهم السلام واتفق عليها الشرائع))

''فطرت سے مراد قدیم سنت ہے جس کو انبیاء علیہم السلام نے اختیار کیا اور جس پر سابقہ شریعتیں بھی متفق ہیں۔''

اور حافظ ابن حجر فتح الباری میں باب قص الشارب من كتاب اللباس کی شرح میں لکھتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ فطرت سے مراد یہاں سنت اور وہ طریقہ ہے جو سب انبیاء کا ہے، جن کی اتباع کا ہمیں حکم ہوا ہے۔ انہوں نے اس کو اختیار کیا ہے اور جملہ شریعتیں اس امر پر متفق ہیں۔ جب انسان اس طریقے کو اختیار کرے گا تو پہچانا جائے گا کہ وہ فطرت الٰہی پر ہے۔ یہ انسان کی کامل صفتیں ہیں جو ان کی خوبصورتی کو ظاہر کرتی ہیں۔ اس کا معنیٰ علماء

[1] مسلم ۶۰۴، والترمذی ۲۷۵۷، والنسائی ۵۰۴۰، وابن ماجه ۲۹۳، وابوداؤد ۵۲، واحمد ۶/۲۳۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ایک جماعت نے دین بھی نقل کیا ہے۔ (فتح الباری ۱۰/ ٤١٧) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ سارے انبیاء ہی داڑھیوں والے تھے کیونکہ داڑھی اگر خوبصورتی کا مظہر نہ ہوتی تو کسی نبی کو بھی اللہ تعالیٰ داڑھی نہ دیتے۔ تو گویا داڑھی انبیائے کرام کی سنت متواترہ ہے کیونکہ فطرت الٰہی ہے اور اس کا بدلا جانا محال ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں واضح لفظ آئے ہیں:

﴿لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي﴾ (طه: ٩٤)

''ہارون، موسیٰ علیہما السلام کو فرماتے ہیں کہ ''میرے سر اور داڑھی کو نہ پکڑو''

آدم و موسیٰ علیہما السلام کی داڑھیاں بھی تھیں (الدرر المنثور ١/ ٦٢) تو پتہ چلا کہ داڑھی جہاں انبیاء کی سنت ہے، فطرت الٰہیہ ہے وہاں دین بھی ہے (جیسا کہ نقل ہوا) جس سے داڑھی کی شان و عظمت مزید نکھرتی ہے کیونکہ جب داڑھی دین ہے تو بغیر داڑھی والا بے دین سمجھا جائے گا۔ اور جب یہ تمام انبیاء کی سنت ہے اور سب شریعتیں اس پر متفق ہیں تو پھر بغیر داڑھی کے رہنا انبیاء کی نافرمانی اور تمام شریعتوں سے بغاوت ہے۔ داڑھی ہی ایک امتیازی نشان ہے جس سے ہر شخص پہچانا جاتا ہے کہ وہ اصلی فطرت اسلامی پر قائم ہے یا نہیں؟ اللہ ہمیں فطرت اسلام پر قائم رہنے کی توفیق دے اور اس سے اعراض و انحراف کرنے اور تاویلات کرنے سے بچائے۔ (آمین)

۹۔ طلق بن حبیب فرماتے ہیں:

((عَشْرَةٌ مِنَ السُّنَّةِ اَلسِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَوْفِيرُ اللِّحْيَةِ)) ❶

''دس چیزیں سنت میں سے ہیں، مسواک کرنا، مونچھیں کٹوانا اور داڑھی کو وافر کرنا۔''

اس حدیث سے ایک تو داڑھی کو وافر کرنا ثابت ہوا دوسرا یہ ثابت ہوا کہ یہ سنت ہے جیسا کہ اس سے قبل بیان ہو چکا ہے۔

۱۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى)) ❷

❶ النسائی ٥٠٤٢. ❷ احمد ٢/ ٢٢٢، ح: ٧١٣٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مونچھوں کو کٹواؤ اور داڑھیوں کو معاف کرو۔''

اس سے بھی داڑھی کو معاف کرنے کا حکم سامنے آیا۔

۱۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اعْـفُوا اللِّحىٰ وَخُذُوا الشَّوارِبَ وَغَيِّرُوا شَيبكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارىٰ)) ❶

''داڑھیوں کو معاف کرو اور مونچھوں کو کاٹو اور اپنے بڑھاپے کو بدلو (یعنی سفید بالوں کو خضاب یا مہندی لگاؤ)، یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت نہ کرو۔''

اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی کو معاف نہ کرنا، مونچھوں کو نہ کٹوانا اور سفید بالوں کو نہ رنگنا یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ داڑھی کو معاف کرنا یہ امر نبوی ہے۔

۱۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((جَزُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحىٰ وَخَالِفُوا الْمَجُوس)) ❷

''مونچھوں کو کاٹو اور داڑھیوں کو معاف کرو اور مجوسی کی مخالفت کرو۔'' اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی کو معاف کرنا چاہیے۔''

۱۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خُذُوا مِنَ الشَّوَارِب وَاعْفُوا اللِّحىٰ .)) ❸

''مونچھوں کو کاٹو، داڑھیوں کو معاف کرو۔''

۱۴۔ جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَثِّرِ الشَّعْرَ وَاللِّحْيَةَ .)) ❹

''بالوں اور داڑھی کو زیادہ کرو۔''

ان چودہ روایات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوئی کہ داڑھی رکھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ احمد ۲/۳۵۶.
❷ احمد ۲/۳۶۶، ح: ۸۷٦٤.
❸ احمد ۲/۴۸۷.
❹ طبقات ابن سعد ص ۴۳۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عادت نہیں تھی بلکہ یہ فطرت الٰہی، سنت انبیاء اور دین ہے۔ داڑھی نہ رکھنا مشرکوں، یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں اور بے دین لوگوں کا فعل ہے۔ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت فعلی نہیں بلکہ قولی و حکمی بھی ہے۔

میرے مسلمان بھائی! یہ تھا نبوی فعل اور قول، آیئے ذرا دیکھیں کہ نبوی تقریر (اقرار یا انکار) بھی داڑھی کو لاگو کرتی ہے یا نہیں۔ چنانچہ

۱۔ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں:

((جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجُوسِ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ وَقَدْ حَلَقَ لِحْیَتَہٗ وَاَطَالَ شَارِبَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَا ھٰذَا؟ قَالَ: ھٰذَا دِیْنُنَا، قَالَ: لٰکِنْ فِی دِیْنِنَا اَنْ نَجُزَّ الشَّوَارِبَ وَاَنْ نَعْفِیَ اللِّحٰی)) ❶

''ایک مجوسی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور اس نے اپنی داڑھی مونڈھی ہوئی تھی اور مونچھیں بڑھائی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ کہنے لگا: یہ ہمارا دین ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا لیکن ہمارے دین میں تو یہ ہے کہ ہم مونچھیں کاٹتے ہیں اور داڑھیاں بڑھاتے ہیں۔''

اس حدیث کی تابعی تک سند کے سب راوی ثقہ اور معتبر ہیں اور یہ روایت اگرچہ مرسل ہے لیکن متابعت اور شہادت کے لیے کافی ہے کیونکہ اس کے لیے ایک اور مرسل شاہد ہے جس کو امام حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر نے (المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ ۲/۳۷٤ باب احفاء الشوارب وتوفیر اللحیۃ من کتاب اللباس) میں ذکر کیا ہے۔

۲۔ عبید اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے:

((جَاءَ مَجُوسِیٌّ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ قَدْ اَعْفٰی شَارِبَہٗ وَاَحْفٰی لِحْیَتَہٗ فَقَالَ: مَنْ اَمَرَكَ بِھٰذَا؟ قَالَ: رَبِّی، قَالَ: لٰکِنْ رَبِّی اَمَرَنِی

❶ ابن شیبۃ ۸/۳۷۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ اَحْفِی شَارِبِی وَاعْفِی لِحْیَتِی)) ❶

''اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک مجوسی آیا جس نے داڑھی مونڈھی ہوئی تھی اور مونچھیں معاف کی ہوئی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس نے اس کا حکم دیا ہے؟ کہنے لگا: میرے رب (بادشاہ) نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں داڑھی کو معاف کروں اور مونچھوں کو کاٹوں۔''

ان دونوں حدیثوں سے ایک تو نبی کی تقریر (انکار) ثابت ہوا کہ داڑھی کٹوانا مجوسیوں اور بے دینوں کا کام ہے اور جو کٹواتے ہیں ان کا رب اور ہے اور محمد ﷺ اور داڑھی والوں کا رب اور ہے۔

۳۔ یمن کے شہزادے نے شاہ ایران (کسریٰ) کے حکم سے دو فوجیوں کو رسول کریم ﷺ کے پاس بھیجا:

((وَدَخَلَا عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ حَلَقَا لِحَاهُمَا وَاَعْفَيَا شَوَارِبَهُمَا فَكَرِهَ النَّظَرَ اِلَيْهِمَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمَا ، فَقَالَ: وَيْلَكُمَا مَنْ اَمَرَكُمَا بِهٰذَا؟ قَالَا: اَمَرَنَا بِهٰذَا رَبُّنَا يَعْنِيَانِ كِسْرٰى ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لٰكِنْ رَبِّى قَدْ اَمَرَنِى بِاِعْفَاءِ لِحْيَتِى وَقَصِّ شَارِبِى)) ❷

''وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس حالت میں آئے کہ انہوں نے داڑھیاں مونڈھی ہوئی تھیں اور مونچھیں بڑھائی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کی طرف دیکھنا پسند نہ فرمایا، پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم دونوں تباہ و برباد ہو جاؤ تمہیں کس نے اس کا حکم دیا ہے؟ دونوں نے کہا کہ ہمارے

---

❶ طبقات ابن سعد ص ٤٤٩ .

❷ تاریخ ابن جریر ٣/ ٩٠، ٩١، والبداية والنهاية ٤/ ٢٧٠ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب یعنی کسریٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن میرے رب نے تو مجھے اپنی داڑھی کو چھوڑنے (معاف کرنے) اور اپنی مونچھوں کو کاٹنے کا حکم دیا ہے۔''

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ:

- داڑھی مونڈھنا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ناپسندیدہ فعل ہے اور داڑھی مونڈھے ہوئے کی طرف آپ ﷺ نظر اٹھا کر دیکھنے کو بھی برا جانتے تھے لہٰذا جو اشخاص داڑھی منڈھوا کر قیامت کے دن آپ کی سفارش کے امیدوار بنے بیٹھے ہیں، ان کے لیے لمحہ فکر یہ ہے کہ سفارش تو دور کی بات ہے ان کی طرف اللہ کے رسول ﷺ دیکھیں گے بھی نہیں۔
- یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ عادت یا طریقہ مجوسیوں اور غیر مسلموں کا ہے۔
- اس سے اس بات کی تصدیق بھی ہوگئی کہ داڑھی کاٹنا مشرکوں کا شعار ہے اور اس کا عملی ثبوت مل گیا کیونکہ ان دونوں فوجیوں نے (جنھوں نے داڑھیاں ختم کی ہوئی تھیں اور مونچھیں بڑھائی ہوئی تھیں) کسریٰ کو اپنا رب کہہ دیا اور اس کے حکم کی اتباع کو اپنے اوپر لازم سمجھا، جیسا کہ مسلمانوں کو حقیقی رب العالمین کے حکم کی اتباع کو لازم سمجھنا چاہیے اور ڈرنا چاہیے۔ انہیں سوچنا چاہیے کہ کہیں ہم بھی مشرکوں کی صف میں نہ اٹھائے جائیں۔
- اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ داڑھیوں کو بڑھانا اور مونچھیں کاٹنا رب العالمین کا حکم ہے اور اللہ عزوجل کے حکم کی ظاہری مخالفت کرنے والے ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ ''بے شک تیرے رب کی پکڑ شدید ہے۔'' کو سامنے رکھ کر سوچیں کہ ان کی عاقبت وسزا کیا ہوگی؟
- یہ دونوں فوجی کسی اچھے مقصد کے لیے نہیں آئے تھے بلکہ بادشاہ کے حکم سے آپ کے خلاف وارنٹ لے کر آئے تھے اور آپ کو اپنے ساتھ لے جانے والے تھے جیسا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری روایت میں مذکور ہے لیکن اس کے باوجود آپ نے حق گوئی میں پس و پیش نہ کیا۔

❀ آپ ﷺ کا یہ خطاب غیر مسلموں کے ساتھ تھا جس سے صاف ظاہر ہوا کہ داڑھی کاٹنا اسلام اور دین تو کیا بلکہ انسانیت کے بھی خلاف ہے اس لیے اس کو فطرت میں شمار کیا گیا ہے جیسا کہ حدیث نمبر ۸ میں آپ نے پڑھا۔

❀ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ داڑھی منڈھوانے والے اور مونچھیں بڑھانے والے کے لیے ویل نامی جہنم کی وادی ہے جس کی گہرائی اتنی ہے کہ ایک کافر کو اس کی تہ تک گرنے میں چالیس سال لگیں گے۔ ❶

اللہ کے رسول ﷺ کے الفاظ وَيْلَكُمَا ہر اس مسلمان جو محبت رسول ﷺ کے بلند و بانگ دعوے کرتے ہیں لیکن آپ کے حکم کی مخالفت کرتے ہوئے داڑھیوں کو منڈھوا کر، کٹوا کر محبت کے دعوے میں جھوٹے ثابت ہوتے ہیں، ان کے لیے کڑک کی نوید سنا رہے ہیں کیونکہ حضرت عبداللہ بن مبارک نے کیا خوب کہا تھا:

تَعْصِى الرَّسُوْلَ وَاَنْتَ تَظْهَرُ حُبَّهُ
هٰذَا لَعُمْرِىْ فِى الْقِيَاسِ شَنِيْعٌ
لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهُ
اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْعٌ

”تم رسول ﷺ کی نافرمانی بھی کرتے ہو اور ان کی محبت کے دعویدار بھی ہو یہ انتہائی عجیب اور عقل کے منافی بات ہے۔ کیونکہ اگر تو اس محبت کے دعوے میں سچا ہوتا تو آپ ﷺ کی اطاعت کرتا کیونکہ محبّ (محبت کرنے والا) اپنے محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے۔“

---

❶ احمد ۳/۷۵، ح: ۱۷۳۵۔ والحاکم ۴/۵۹۶ و وافقه الذهبی وابن حبان ۷۴۲۴، وصححه والترمذی ۳۱۶۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے مسلمان بھائی! یہ تھا نبی کریم ﷺ کا فعل، داڑھی کو مکمل معاف کرنا اور اسے بالکل ہاتھ نہ لگانا اسی لیے اللہ کے رسول کی داڑھی گھنی، خوبصورت، بڑی اور زیادہ بالوں والی تھی حتیٰ کہ سینے مبارک کو ڈھانپتی تھی۔ جس کے بارے میں ہم نے ۱۲ روایات نقل کیں اور پھر آپ نے حکم بھی فرمایا جس کے بارے میں ہم نے ۱۴ روایات بیان کیں۔ اور پھر تین روایات اس پر نقل کیں کہ داڑھی کٹوانے کو آپ نے انتہائی ناپسند فرمایا، کیونکہ داڑھی سنت انبیاء (آدم و موسیٰ اور ہارون علیہم السلام) اور فطرت الٰہی ہے تو ان ۲۹ روایات کو پڑھنے کے بعد ہر وہ مسلمان جس نے ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .)) کے بعد ((مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ .)) پڑھ کر اسلام قبول کیا ہے وہ تو اپنی داڑھی کو منڈھوانے، کٹوانے، خط بنوانے، چھیلنے، اکھاڑنے یا نوک پلک سیدھی کرنے کی قطعاً جرأت نہیں کرے گا لیکن جس نے ((مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ .)) کہہ بھی دیا اور شیطنت پھر بھی دل میں ہو تو اس کو یہ ہی کہہ سکتے ہیں کہ تیرے دل میں ہی بت خانہ ہو تو کیا کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پکا سچا متبع سنت بنائے ...... آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی کو معاف نہ کرنے کی قباحتیں

داڑھی کو کٹوانے یا منڈھوانے کی بہت ساری قباحتیں ہیں جن میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں:

ا: اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی:

داڑھی کو کسی قسم کے تعرض کا نشانہ بنانا خواہ وہ کٹوانے، منڈھوانے، تراشنے، اکھاڑنے، دانتوں سے گاہے بگاہے کھانے کی صورت میں ہو سب ہی نبی کریم ﷺ کی نافرمانی ہے۔ اور اللہ کے نبی کی نافرمانی خود اللہ جل شانہ کی نافرمانی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی جہنم کی نوید سناتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا﴾

(الجن: ۲۳)

''جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔''

اور فرمایا:

﴿وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا﴾ (الاحزاب: ۳۶)

''جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔''

اللہ کے رسول کے داڑھی کو معاف کرنے کے بارے میں فرامین گزر چکے ہیں لہٰذا جو شخص آپ کی مخالفت کرے گا وہ معصیت کا مرتکب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر : ۷)
"رسول کریم ﷺ جو کچھ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔"

اور رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے:
((فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ .)) ❶
"میں جس چیز سے تم کو روکوں اس سے رُک جاؤ۔"

اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کے آ جانے کے بعد داڑھی کو معاف نہ کرنے والا پھر بھی محبت رسول کا دعویٰ کرے تو بتلاؤ اس جیسا جھوٹا کوئی ہو سکتا ہے؟ جس کو نبی کریم ﷺ کا چہرہ ہی اچھا ہی نہیں لگتا وہ محبت کا دعویٰ کیسے کرتا ہے؟ کسی شاعر نے ایسے لوگوں کے بارے میں خوب کہا ہے:

وکل یدعی بوصل لیلیٰ
ولیلیٰ لا تقربهم ذاك

"ہر شخص لیلیٰ کے ساتھ تعلق کا دعویٰ کرتا ہے اور لیلیٰ انکار کرتی ہے کہ اس کا تعلق کسی کے ساتھ نہیں۔"

یہ تو ایک دنیاوی مثال ہے کہ لیلیٰ کسی کے تعلق کو اس لیے قبول نہیں کرتی نہ اقرار کرتی ہے کیونکہ اس کی اپنی کچھ شرطیں ہوں گی لیکن بتلائیں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو مانا نہ جائے اور آپ کی شکل پسند نہ آئے پھر بھی کہے کہ مجھے آپ سے محبت ہے تو یہ محبت کے روپ میں دشمنی ہے اور پھر دشمنی کر کے یہ امید بھی مسلمان رکھے کہ قیامت کو میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ سے حوض کوثر کا پانی پیوں گا تو یہ ایسے لوگوں میں سے جن کے بارے میں شاعر کہتا ہے:

کچھ لوگ بچھا کر کانٹے پھولوں کی توقع رکھتے ہیں
دے کر شعلوں کو ہوائیں ساون کی توقع رکھتے ہیں

❶ البخاری ۷۲۸۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اس لیے کہ کسی چیز کو حاصل کرنے کے لیے کچھ دواعی و جوالب ہوتے ہیں۔ انسان نجات کا خواہشمند بھی ہو پھر نجات کے حصول کو ممکن بنانے والے اسباب سے دور رہے تو نجات ممکن نہیں جیسا کہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا:

تَرْجُوا النَّجَاةَ وَلَمْ تَسْلُكْ مَسَالِكَهَا

اِنَّ السَّفِيْنَةَ لَا تَجْرِیْ عَلَى الْيَبِيْسِ

''نجات کی امید بھی رکھتے ہیں اور پھر اس کے راستوں پر چلتے بھی نہیں، کشتی خشکی پر نہیں چل سکتی۔''

جس طرح کشتی خشکی پر نہیں چل سکتی اس کے لیے پانی ضروری ہے اسی طرح نجات ممکن نہیں ہو سکتی جب تک نیک اعمال رسول ﷺ کے حکم وعمل کے مطابق نہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے جہاں داڑھی کو معاف کرنے کا حکم دیا ہے وہاں داڑھی کے سفید بالوں کو اکھاڑنے سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

((لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ...... اِلَّا كَانَتْ لَهُ نُوراً......)) ❶

''سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ جس شخص کے اسلام میں بال سفید ہوئے وہ قیامت کو اس کے لیے نور ہوگا۔''

اب یہ سفید بال خواہ سر میں ہوں یا داڑھی میں ہوں جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ نے واضح الفاظ کہے ہیں کہ:

((يُكْرَهُ اَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ)) ❷

''اس بات کو بھی مکروہ خیال کیا جاتا تھا کہ کوئی شخص اپنے سر یا داڑھی سے ایک بھی سفید بال اکھاڑے۔''

حتی کہ جو شخص اپنی داڑھی کے سفید بالوں کو اکھاڑتا ہے عمر رضی اللہ عنہ اور ابو یعلی (جو کہ مدینہ طیبہ کے قاضی تھے) نے اس کی گواہی و شہادت قبول نہیں کی۔ امام نووی اور غزالی فرماتے ہیں:

---

❶ صحیح الجامع ٧٤٦٣، ح: ٧٣٤٠۔ ❷ مسلم ٢٣٤١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((ونتفها اى اللحية فى اول نباتها تشبه بالامرد و من المنكرات الكبار))

''داڑھی کے سفید بالوں کو اکھاڑنا ایک تو امرد (وہ نوجوان جس کی داڑھی نکلنے والی ہو اور مونچھیں کچھ ظاہر ہوں) کے مشابہ ہے دوسرا کبیرہ منکرات میں سے ہے۔''

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو داڑھی کی عظمت پہچاننے اور اطاعت رسول ﷺ کی توفیق دے..... آمین

۲: داڑھی نہ رکھنا اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنا ہے:

داڑھی نہ رکھنا یا کٹوانا جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہے وہاں یہ تخلیق رب العالمین میں تبدیلی کی جرأت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی بہت بڑا جرم ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾ (الروم: ۳۰)

''تخلیق باری تعالیٰ میں تبدیلی نہ کرو۔''

یہ ہے تو خبر لیکن بمعنی طلب ہے جیسا کہ مفسرین نے اس کی وضاحت کی ہے اور تخلیق کو بدلنے کا طریقہ تو سب سے پہلے شیطان نے سوچا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو کہ شیطان کی کارستانی اور جرأت کو ظاہر کرتا ہے۔

﴿لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيباً مَفْرُوضاً وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾

(النساء۱۱۸۔۱۱۹)

''(شیطان نے کہا) تیرے بندوں میں سے (یعنی اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے) ایک مقرر شدہ حصہ لے کر رہوں گا اور انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا اور انہیں باطل اُمیدیں دلاتا رہوں گا اور انہیں سکھلاؤں گا کہ جانوروں کے کان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیر دیں اور ان کو کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں۔"

تو معلوم ہوا کہ اللہ کی تخلیق تو مرد کے چہرے پر داڑھی تھی جو کہ ایک خاص حکمت کی بنیاد پر تھی، اس کو کاٹنا اور منڈھوانا نہ صرف تخلیق ربانی کو بدلنا ہے بلکہ شیطان کی پیروی بھی ہے۔ اور مجوسیوں کی بھی پیروی ہے جیسا کہ شاہ ولی اللہ دہلوی (حجة الله البالغة ١/١٥٢) میں فرماتے ہیں:

((وَقَصُّهَا اى اللحية سنة المجوس و فيه تغيير خلق الله .))

"داڑھی کو کاٹنا یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کی ناپاک جسارت ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ...... وَالنَّامِصَاتِ...... الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ)) [1]

"اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے واشمات پر (بدن کے کسی حصہ پر سوئی کے ساتھ سرمہ بھر کر نشان لگانے والیاں) اور نامصات پر (چہرے سے بالوں کو زائل کرنے والیاں) جو کہ اللہ کی تخلیق کو بدلنے والیاں ہیں۔"

اب دیکھیں عورتوں پر داڑھی فرض نہیں، اگر عورت کو چہرے سے بال اکھاڑنے پر لعنت کی گئی ہے تو مرد جس پر داڑھی کسی خاص حکمت کے تحت اگائی گئی ہے پھر وہ اس کو کٹوائے یا منڈھوائے تو اس پر تو اللہ تعالیٰ کی لعنت بالا ولیٰ ہوگی اور اگر یہ صورت عورتوں کے لیے قبیح ہے تو مردوں کے لیے قبیح ترین ہے، لیکن اگر کہا جائے کہ برادرِ محترم یہ کام (داڑھی کاٹنا) چھوڑ دیں تو گرجدار لہجے میں کہیں گے کہ تم مجھ سے زیادہ پڑھے ہوئے ہو؟ تو بھلا بتاؤ کبھی سوز انگیزی، تقریر آرائی، گرجدار لہجے، برق آسا خطبے، غنا انگیز خطابات، اشک شوئی، مرثیہ خوانی اگر قبرستان میں کی جائیں تو مردے برسر پیکار ہو سکتے ہیں؟ کبھی بھی نہیں، اس لیے جب تک

[1] البخاري ٤٨٨٦ و مسلم ٥٥٧٣، والترمذي ٢٧٨٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر مسلمان اپنے ایمان کو زندہ نہ رکھے تو اس کو اچھی بات بھی بری لگتی ہے، لیکن افسوس کہ اس مسلمان نے اسلام کا دعویٰ بھی کیا اور پھر اسی اسلام کو اپنے عمل سے بدنام بھی کیا، کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا:

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اور کسی نے دوسرے الفاظ میں مسلمانوں کی ذلت، جو کہ بدعملی کے نتیجے میں ملی ہے، پر یوں رونا رویا ہے:

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

یعنی لوگوں کو بڑے بڑے الزام دیتے ہیں لیکن اپنے گھروں کو بے عملی کی آگ کھا رہی ہے اور پھر افسوس کہ اگر عالم دین یا کوئی آدمی اس کی توجہ دلاتا بھی ہے تو کہتے ہیں کہ دیکھا ہے تمہیں بھی داڑھی رکھ کر کتنی چوریاں کرتے ہو اور بدمعاشیاں کرتے ہو اور کتنے تم نیک ہو۔ تو بھلا بتاؤ اس مولوی یا عامی آدمی کا عمل حجت ہے؟ گناہ تو مولوی یا عامی فرد کرے اور اعتراضات اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور نبی کے طریقہ وسنت پر ہو، کیا یہ عقلمندی ہے؟ نہیں، نہیں! بے وقوفی کی انتہا ہے کہ گناہ کوئی کرے اور بے عزت اسلام اور اس کے احکامات کو کیا جائے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا، اسلام کی نعمت ملنے کے بعد اس کو بے عزت کرنے والوں کے لیے......

کیا اس لیے تقدیر نے چنوائے تھے تنکے
کہ بن جائے نشیمن تو کوئی آگ لگا دے

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے احوال پر رحم فرمائے اور انہیں فطرت الٰہی پر قائم رکھے۔ (آمین)

۳: داڑھی نہ رکھنا سیرت نبوی سے انحراف ہے:

داڑھی کو کٹوانا اور منڈھوانا جہاں تخلیق باری تعالیٰ میں تبدیلی کی جرأت ہے وہاں یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم ﷺ کی سیرت سے انحراف ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا﴾ (النساء: ۸۰)

''جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور اگر وہ منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔''

نبی کریم ﷺ کی قولی، فعلی اور حکمی سنت تو داڑھی رکھنا ہے۔ داڑھی کو منڈھوانا اور کٹوانا سنت سے اعراض اور ظاہری انحراف ہے۔ سنت نبوی سے منہ موڑنا، آپ سے تعلق توڑنے کے برابر ہے۔ کیونکہ فرمان نبوی ہے:

((مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي .)) ❶

''جس نے میرے طریقے (سنت) سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں''

اور جو کام بھی سنت سے ہٹ کر کیا جائے گا وہ کتنا مرضی اچھا ہو، نیکی سمجھ کر کیا جائے، وہ مردود و باطل ہوگا، قبول نہیں ہوسکتا، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَرَدٌّ .)) ❷

''جس نے کوئی بھی عمل ہمارے حکم کے بغیر کیا وہ مردود ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے تو کسریٰ کے بھیجے ہوئے سفیروں کو دیکھنے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ انہوں نے داڑھیاں منڈھوائی ہوئی تھیں۔ تو اے مسلمان! اگر تو اس طرح نمازیں بھی پڑھتا رہا اور روزے رکھنے کے باوجود قیامت کو تیرے نبی نے چہرہ موڑ کر یہی کہہ دیا (جو کہ کسریٰ کے سفیروں کو کہا تھا)...... ((وَيْلَكَ مَنْ أَمَرَكَ بِهٰذَا .)) ''تیرا برا ہو تجھے کس نے اس بات کا حکم دیا تھا؟''...... تو ذرا سوچ تو کیا جواب دے گا؟! اس دن کوئی بھی جواب نہ بن پائے گا۔ آج اگر کہا جائے کہ سنتِ نبوی کا احترام کرو تو بہانے لگاتے ہو کہ بس اگلے سال رکھ لوں گا، شادی کے بعد رکھ لوں گا، کیا تیرے پاس گارنٹی ہے کہ تو اتنی دیر زندہ رہے گا؟ قطعاً

❶ البخاری ۵۰۶۳. ❷ البخاری ۱۷۱۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا:

يَظُنُّ الْمَرْءُ فِي الدُّنْيَا خُلُوْدًا
خُلُوْدُ الْمَرْءِ فِي الدُّنْيَا مَحَال

''انسان گمان کرتا ہے کہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہے گا لیکن اس کا دنیا میں ہمیشہ رہنا محال ہے۔''...... کیونکہ دنیا تو چل چلاؤ کا نام ہے۔''

نَزَلْنَا هٰهُنَا ثُمَّ ارْتَحَلْنَا
كَذَا الدُّنْيَا نُزُوْلٌ وَ ارْتِحَالُ

''یہاں ہم اُترے ہیں پھر یہاں سے کوچ کیا۔اسی طرح دنیا چل چلاؤ کا نام ہے۔''

سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ اگر ہمارے نبی دنیا میں ہمیشہ نہیں رہے تو ہم ہمیشہ زندہ کیسے رہیں گے۔شاعر کہتا ہے:

لو كانت الدنيا تدوم لاهلها
لكان رسول الله حيًّا يخلد

''اگر دنیا میں کسی کو بقا و دوام حاصل ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہتے۔''

اگر آپ نہیں رہے تو پھر شیطانی لمبی امیدیں لگاتے وقت سوچنا چاہیے کہ اگر تو زندہ رہ بھی جائے تو اتنی دیر تو گناہ لکھے جائیں گے کہ نہیں؟ بلا شبہ لکھے جائیں گے پھر اتنا گناہ کر کے جنت کی اُمید رکھنا حماقت کا درجہ اولیٰ نہیں تو کیا ہے؟ آدم علیہ السلام نے ایک غلطی کی اور جنت سے نیچے آ جائیں اور اے مسلمان! تو روزانہ نبی کی سنت کو کاٹ کر مونڈھ کر وہاں بہائے جہاں بول و براز جاتا ہے، پھر جنت کی سیڑھیوں کے نقشے بھی دیکھے، شرم تم کو مگر آتی ہی نہیں، آ ذرا شاعر کی بات پر غور کر......

تصل الذنوب الى الذنوب و ترتجي
درج الجنان و فوز نيل العابد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أنسيت ربك حين أخرج آدم
منها إلى الدنيا بذنب واحد

''تو گناہوں پر گناہ کیے جاتا ہے اور پھر جنت کی سیڑھیوں کی اُمید لگائے بیٹھا ہے اور عابد و زاہد کی کامیابی کا خواہشمند ہے، کیا تو بھول گیا ہے کہ تیرے باپ آدم علیہ السلام نے تو ایک غلطی کی تھی تو اللہ نے جنت سے اُن کو زمین پر لا کھڑا کیا۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں لمبی امیدوں سے محفوظ رکھے اور سنت کو اوڑھنا بچھونا بنانے کی توفیق دے......آمین

۴: داڑھی نہ رکھنا کافروں سے مشابہت اور اُن کا طریقہ ہے:

داڑھی کو معاف نہ کرنا جہاں تطرف وانحراف اور سنت نبوی سے اعراض ہے وہاں کافروں سے مشابہت اور ان کے طریقے کو اپنانا ہے چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (الجاثية: ۱۸)

''پھر ہم نے آپ کو دین کی راہ پر قائم کر دیا ہے سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں۔''

یعنی جو بھی شریعت محمدی کی مخالفت کرے گا اس کی اتباع کرنا منع ہے، وہ یہودی ہوں، عیسائی، مشرکین یا مجوسی ہوں۔ تو جو شخص جس کی مشابہت کرے گا وہ انہی میں سے ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .)) [1]

''جو کسی قوم سے مشابہت رکھے وہ انہیں میں سے ہے۔''

اور حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((قَلَّمَا تَشَبَّهَ رَجُلٌ بِقَوْمٍ إِلَّا لَحِقَ بِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))

[1] صحيح الجامع ٦٠٢٥، بوداؤد ٤٠٣١، وعبد بن حميد ٨٤٨ والا رواء ١٢٦٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ دنیا و آخرت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔“

بعض انصار کے مشائخ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اہل کتاب اپنی داڑھیوں کو کاٹتے ہیں اور مونچھیں لمبی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((قُصُّوا سِبَالَكُمْ وَوَفِّرُوا عَثَانِينَكُمْ وَخَالِفُوا اَهْلَ الْكِتَابِ)) ❶

”مونچھیں کاٹو اور داڑھیوں کو وافر کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔“

معلوم ہوا کہ داڑھی کٹوانا مسلمان کا شیوہ نہیں بلکہ اہل کتاب کا شیوہ ہے اور یہ بھی حکم دیا:

((خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ ...... وَاَوْفُوا اللِّحٰى .)) ❷

”مشرکوں کی مخالفت کرو اور داڑھیوں کو پورا کرو۔“

اور یہ بھی فرمایا:

((اعْفُوا اللِّحٰى وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ .)) ❸

”داڑھیوں کو معاف کرو اور یہودیوں سے مشابہت نہ کرو۔“

اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی کٹوانا یا منڈھوانا یہودیوں، مجوسیوں، مشرکوں، اہل کتاب اور آل کسریٰ کا شیوہ ہے، مومن یہ نہیں کرسکتا۔

رہا یہ کہ مشرکین اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے زمانے میں تو داڑھیوں والے تھے۔ ❹ کیونکہ عربوں نے جاہلیت میں اس زینت کو چھوڑا۔ نہ اسلام میں آ کر چھوڑا۔ اہل مغرب بھی داڑھیوں کو معاف کرتے تھے حتیٰ کہ روس کے بادشاہ بطرس نے یورپ میں ۱۷ صدی کے اوائل میں داڑھی کو منڈھوانا عام کیا اور آخر یہ مرض مسلمانوں میں بھی پھیل گیا۔ لہٰذا مشرکین مکہ جب داڑھیوں کو معاف کر دیتے تھے تو اس وقت ان کی مخالفت اس کو معاف کرنے کے وصف میں تھی۔ وہ اور طریقے سے معاف کرتے تھے اور صحابہ بالکل چھوڑ کر معاف کرتے تھے۔ وہ یا تو کاٹتے یا پھر جنگی صورتحال کو دیکھ کر اس کا روپ بناتے۔ اس مخالفت کا یہ قطعی

---

❶ السلسلة الصحيحة ١٢٤٥، احمد ٥/٢٦٤، وصحيح الجامع ٤٢٦٨. ❷ مسلم ٢٥٩.
❸ شرح معاني الآثار للطحاوى ٢/٣٣٣. ❹ مسلم ١٨٠٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد نہیں کہ آج اگر کوئی مشرک داڑھی رکھ لے یا جیسے سکھوں نے رکھی ہوتی ہے تو ہم ان کی مخالت میں کٹوا دیں، نہیں بلکہ داڑھی کٹوانا اور منڈھوانا ان کی اکثر عادت ہے بلکہ یہ عادت مسلمانوں میں بھی انہی کے طریق سے آئی ہے اور اگر کوئی داڑھی رکھتا ہے تو وہ نبی کے فرمان کو سامنے رکھ کر نہیں رکھتا کیونکہ جو نبی کے فرمان کو سامنے رکھ کر داڑھی رکھے گا وہ شرک کیسے کر سکتا ہے، وہ قبروں کو سجدے کیسے کر سکتا ہے؟ تو یہ داڑھی یا تو شوقیہ طور پر ہوتی ہے یا رجولیت وفحولیت کو واضح کرنے کے لیے ہے۔

رہا یہ کہ آج کل بعض یہودی اور عیسائی داڑھی رکھتے ہیں تو ہمیں ان کی مخالفت میں کٹوا دینی چاہیے، نہیں بالکل نہیں! بلکہ ہمیں مخالفت کا حکم اس وقت ہے جب وہ کٹوائیں یا منڈھوائیں۔ ہم اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ان کی مخالفت بھی کریں گے لیکن اگر مطلقاً ہر حال میں ان کی مخالفت کرنا ہوتی کہ اگر وہ داڑھی رکھیں تو ہم کٹوا دیں تو اس سے شریعت اسلامی مستقر نہیں رہ سکتی بلکہ کھیل کود بن جائے گی۔ اس طرح تو ہمیں ختنہ کروانے کی سنت بھی چھوڑنی پڑے گی کیوں کہ آج کل یہودی اور عیسائی بھی طبی فوائد کے لیے ختنہ کروا رہے ہیں۔ اسی طرح جو مسلمان ہونے کے باوجود داڑھیاں نہیں رکھتے اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کی پیروی اس دلیل کے ساتھ کی جائے کہ وہ بھی تو مسلمان ہیں یا پھر ان کو کافر کہیں؟ ہم نہ ان کو کافر کہیں گے نہ ان کو دلیل بنائیں گے، کیونکہ حجت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ کسی کا فعل نہیں کیونکہ قاعدہ یہ ہے ((افعال الناس لاینسخون احکام الالٰهية ۔)) ...... ''لوگوں کے افعال احکام الٰہی کو منسوخ نہیں کر سکتے''...... ان دلائل کے بعد بھی کوئی مسلمان لولی لنگڑی اور بودی دلیل دے کر اپنے آپ کو سچا کہلوائے اور پھر کہے کہ زمانہ برا ہے میں نہیں، تو شاعر اس سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ:

نعیب زماننا والعیب فینا

ولیس العیب فی الزمان سوانا

''ہم زمانے کو عیب دار خیال کرتے ہیں حالانکہ عیب تو ہم میں ہے، اور ہمارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوا زمانے میں عیب ہے ہی نہیں۔''

اس سے ہر مسلمان کو سوچنا چاہیے کہ اگر کوئی خطیب یا عالم اس بارے میں توجہ دلائے تو اس کو کالے کافر کے لقب اور طرح طرح کے غلیظ الفاظ سے پکارنا مومن پن نہیں بلکہ کافری ہے، کیونکہ مومن مومن کے لیے نرم ہوتا ہے کافر کے خلاف سخت ہوتا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ داڑھی منڈھوں کو اپنے طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے لیکن کیا کہیں۔ شاعر کہتا ہے:

چمن میں لاکھ نشیمن سہی
گرے گی برق ہمارے ہی آشیانے پر

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں میں محبت پیدا کرے اور داڑھی جیسے زیور کو اپنے چہرے پر سجانے کی توفیق دے۔ اور ہمیں یہودیوں، مجوسیوں اور مشرکوں کی مشابہت سے بچنے اور ان کی مخالفت کرنے کی توفیق دے (آمین)

۵: داڑھی نہ رکھنا عورتوں کی مشابہت ہے:

داڑھی نہ رکھنا جہاں کافروں سے مشابہت ہے وہاں عورت بننے کی خواہش کی تکمیل بھی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو مرد بنایا اور مرد و عورت میں داڑھی ہی کو فرق بنایا لیکن اس مسلمان نے داڑھی کو منڈھوا کر عورت بننے کے شوق کو باواز ظاہر کیا حالانکہ اس طرح کی نسوانی مشابہت لعنت کے لائق سمجھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ)) [1]

''اللہ تعالیٰ کی ان عورتوں پر لعنت ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں اور ان مردوں پر لعنت ہے جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں۔''

اور یہ بھی فرمایا:

---

[1] صحیح الجامع ٤٩٧٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ)) ❶

''جو مرد عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور جو عورتیں مردوں کی مشابہت کرتی ہیں وہ ہم میں سے نہیں۔''

اور واقعی وہ اللہ کے رسول ﷺ کے طریقے پر کیسے ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے تو ان کو داڑھی دی تا کہ عورت سے امتیاز ہو، لیکن انہوں نے داڑھی منڈھوا کر خلقت کو تبدیل کیا، ہیجڑے کی شکل کو پسند کیا اور لعنت کے مستحق ٹھہرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ)) ❷

''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان مردوں پر جو ہیجڑے بنتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مرد بننے کی کوشش کرتی ہیں۔''

اسی بات سے دور رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے مردوں کو عورتوں کے کپڑے پہننے سے روکا تھا اور فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ)) ❸

''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس مرد پر جو عورت کا لباس پہنتا ہے اور لعنت ہے اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنتی ہے۔''

تو جو عورت مصنوعی داڑھی لگا لے وہ مرد کے مشابہ ہو جائے گی اسی طرح جو مرد اپنی داڑھی کو بالکل صاف کر دے وہ عورت کے مشابہ ہو جائے گا۔ اس مرد کے بارے میں جو داڑھی کو بالکل صاف کیے ہوئے ہے کسی بھی عام مسلمان کو سوال کرو تو وہ فوراً جواب دے گا

---

❶ صحیح الجامع ۵۳۰۲
❷ صحیح الجامع ۴۹۷۹.
❸ صحیح الجامع ۴۹۷۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ چہرہ عورت کا چہرہ ہے یا بچے کا چہرہ ہے، یا یہودی اور نصرانی کا چہرہ ہے، جس پر علماء نے التخنث کی اصطلاح کا اطلاق کیا ہے (یعنی ہیجڑا پن) جیسا کہ حافظ ابن عبدالبر (التمهيد) میں لکھتے ہیں:

((ويحرم حلق اللحية ولا يفعله الا المخنثون من الرجال .))

''داڑھی کو بالکل صاف کرنا حرام ہے اور یہ صرف ہیجڑوں کا کام ہے۔''

یعنی اس فعل کو ہیجڑے ہی سرانجام دیتے ہیں، لہٰذا یہ شخص جو اسلام کا مدعی بھی ہے اور پھر اپنے آپ کو نہیں دیکھتا، دنیا کو طعنے دیتا ہے اس کو سوچنا چاہیے کہ:

اوروں سے جنگ کرتے ہو گھر کی خبر نہیں
تجھ سا تو عقل مند کوئی بشر نہیں

غلط کام کرنا اور یہودیوں، نصرانیوں، مجوسیوں اور مشرکوں کے راستے پر چلنا پھر اس تکبر پر فخر کرنا، حالانکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ بِسُنَّةِ غَيْرِنَا .))❶

''جو شخص ہمارے غیر کی سنت طریقے کے مطابق عمل کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔''

ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھیوں میں سے کیسے ہوگا؟ کیونکہ جنتی شان دے کر اللہ نے اس کو پیدا کیا وہ اس سے بڑھنا چاہتا ہے اور پھر ایسا پھسلتا ہے کہ گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتا ہے۔ جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

اپنی ہی مٹی پہ چلنے کا سلیقہ سیکھو
سنگ مرمر پہ چلو گے تو پھسل جاؤ گے

❶ صحيح الجامع ٥٣١٥، والسلسلة الصحيحة ٢١٩٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی منڈھوانے والا حقیقت میں جب خوشی کا اظہار کرتا ہے تو وہ واقعی مٹی سے سنگ مرمر پر آنے کو تصور کرتا ہے حالانکہ چہرے کی خوبصورتی داڑھی کے ساتھ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا فرمان گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو داڑھی سے خوبصورتی دی ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ تصور کرے کہ وہ داڑھی منڈھوا کر خوبصورت ہے۔ تو وہ ہو ہی نہیں سکتا لیکن اگر اس کے ہم نسل اور ہم پیالہ اس کو خوبصورت کہہ بھی دیں تو ایک شاعر کا شعر یاد کروائے دیتا ہوں:

جمال الوجه مع قبح النفوس
كقنديل على قبر المجوس

''چہرے کی خوبصورتی نفس کی قباحت کے ساتھ ایسے ہی ہے جیسے مجوسی کی قبر پر قندیل رکھ دی جائے۔''

یعنی جس طرح قبر میں مجوسی ہو قبر کے باہر جتنے مرضی چراغ رکھ دو اس کو روشنی قبر میں نہیں پہنچ سکتی، روشنی تو قرآن وتہجد کی بدولت آسکتی ہے، اسی طرح جس شخص کا حسن تو ہو لیکن قلبی ایمان صحیح نہ ہو اس کا بھی یہی حال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۶: داڑھی نہ رکھنا اشرف المخلوقات کی توہین ہے:

داڑھی نہ رکھنا جہاں ہیجڑوں کا شعار ہے وہاں وہ اشرف المخلوقات کی توہین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ائمہ اسلام میں سے کوئی بھی داڑھی کو نہیں منڈھواتا تھا اور امراء جب اپنی رعیت میں سے کسی کو کسی گناہ کی سزا دینا چاہتے تو اس کی داڑھی مونڈھ کر اس کو گدھے پر بٹھا دیتے اور یہ کام وہ امراء کرتے تھے جو دین کو سمجھنے والے نہیں تھے۔ اس پر فقہاء اسلام نے پابندی لگائی اور باقاعدہ احکام جاری کیے ((يجوز التعزير بحلق الراس لا اللحية)) ...... ''سر کے بالوں کو تعزیزاً (سزا کے طور پر) کاٹنا ومنڈھوانا جائز ہے داڑھی کے بالوں کو نہیں۔'' ...... کیونکہ اس کا منڈھوانا حرام ہے، بلکہ بعض فقہاء نے اس قدر سختی کر دی کہ جو شخص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی منڈھوائے گا اس پر اجتماعی عقوبت اس طرح وارد کی گئی کہ اس کی شہادت ہی قبول نہیں کی جائے گی جیسا کہ ((المیسر علی الخلیل .)) میں باقاعدہ نص ہے کہ ((من تعمد حلقها يؤدّب وتردّ شهادته)) ...... ''جوشخص عمداً داڑھی منڈھوائے گا اس کو ادب سکھلایا جائے گا اور اس کی شہادت رد کر دی جائے گی'' ......علامہ الدسوقی کہتے ہیں کہ ((يحرم على الرجل حلق لحيته او شاربه و يؤدب فاعل ذٰلك .))......

''مرد پر داڑھی اور مونچھوں کو بالکل صاف کرنا حرام ہے اور اس کے کرنے والے کو ادب سکھلایا جائے گا'' ...... اس لیے کہ داڑھی کاٹنا اور منڈھوانا یہ اشرف المخلوقات کی توہین ہے، اللہ تعالیٰ نے جس امتیاز کے ساتھ اسے پیدا کیا اور چہرے پر عزت وتکریم کے لیے اُگائی داڑھی کو جو شخص ختم کرتا ہے وہ توہین کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور افسوس تو یہ ہے کہ یہودیوں کی خصلت اپنا کر مسلمانوں کو جو کہ داڑھیوں والے ہیں ان کو اپنے طعن وتشنیع کا نشانہ بناتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا تھا:

((يَبْصُرُ اَحَدُكُمُ الْقَذَاةَ فِي عَيْنِ اَخِيْهِ وَيَنْسَى الْجَذْعَ فِي عَيْنِهِ مُعْتَرِضاً)) ❶

''اعتراض کرنے والے کو اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا بھی نظر آجاتا ہے اور اپنی آنکھ میں شہتیر بھی ہو تو نظر نہیں آتا۔''

اور حقیقت اس کی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت لامتناہی کو بھول چکا ہے اور اس کی دائمی وابدی مراقبت سے مدہوش ہے، وہ یہ سمجھتا ہے کہ جو مرضی کر لوں یا کسی کو کہہ لوں، کون دیکھ رہا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو علیم بذات الصدور اور علام الغیوب اور شاعر کہتا ہے:

اذا ما خلوت الدهر يوما فلا تقل
خلوت ولكن قل على رقيب

---

❶ السلسلة الصحيحة ٣٣، صحيح الجامع ٧٨٧٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولا تحسبن اللہ یغفل ما مضی
ولا أن ما تخفی علیہ یغیب

''جب تو کسی دن اکیلا ہو تو یہ نہ کہہ کہ میں اکیلا ہوں بلکہ یہ کہہ کہ میرے اوپر کوئی رقیب ونگہبان بھی ہے۔ اور جو گزر چکا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو غافل گمان نہ کر اور نہ یہ گمان کر کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز مخفی اور غائب ہے۔''

بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے سامنے ہے اور اس کی مرضی کے بغیر حرکت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اشرف المخلوقات کی توہین سے بچائے اور داڑھی کو معاف کرنے کی توفیق دے...... آمین

۷: داڑھی نہ رکھنا مثلہ کرنا ہے:

داڑھی منڈھوانا جہاں توہین انسانیت ہے وہاں یہ مثلہ ہے (مثلہ شکل بگاڑنے اور مقتول کے ناک، کان اور ہونٹ وغیرہ کاٹنے کو کہتے ہیں) اور بالوں کا مثلہ یہ ہے کہ گالوں سے بال مونڈھے یا نوچے جائیں یا سیاہ خضاب لگایا جائے جس کو التشویہ بھی کہتے ہیں۔ ❶

اللہ کے رسول ﷺ نے مثلہ کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے کوئی خطبہ نہیں دیا اِلا یہ کہ اس میں صدقہ کا حکم دیا اور ((نَهٰى عَنِ الْمُثْلَة)) (صحیح الجامع ٦٧٧٦ ولارواء ٢٢٣٠) ''مثلے سے منع کیا''...... اور عبداللہ بن یزید الانصاری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ((نَهٰى عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ)) (صحیح الجامع ٦٧٩٤، والارواء ١٩٠٩) ''ڈاکہ مارنے اور مثلہ کرنے سے منع کیا تھا''...... اور عمر بن عبدالعزیز سے ابن عساکر نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ((ان حلق اللحیة مثلة وان رسول اللہ ﷺ نہی عن المثلة)) ''داڑھی منڈھوانا مثلہ ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے مثلہ سے منع فرمایا ہے''...... امام ابن حزم (مراتب الاجماع ۱۵۷) میں لکھتے ہیں ((واتفقوا ان

❶ النهاية ٢/٢٩٤، مجمع بحار الانوار ٣/٢٨٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلق جميع اللحية مثلة لا تجوز)) ''اس بات پر اتفاق ہے کہ ساری داڑھی منڈھوا دینا مثلہ ہے اور یہ جائز نہیں''......ابن عباس سے (المعجم الكبير ٤١/١١) میں روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَلَاقٌ))

''جس شخص نے بالوں کے ساتھ مثلہ کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حصہ نہیں۔''

یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے علماء نے بھی اس کو مثلہ خیال کرتے ہوئے اس کی حرمت کے فتوے دیے جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ (الاختیارات العلمية ص٦) میں فرماتے ہیں:

((ويحرم حلق اللحية))

''داڑھی مونڈھنا حرام ہے۔''

اور حنفی مذہب کے مشہور عالم ابن عابدین شامی (درالمختار شرح الدر المختار ٤١٨/٢) میں فرماتے ہیں:

((ويحرم على الرجل قطع لحيته اى حلقها))

''مرد کا داڑھی مونڈھنا حرام ہے۔''

اور مالکی مذہب کے مشہور عالم علامہ عدوی (حاشية شرح رسالة ابن ابی زيد القيروانی ٤٤١١/٢) میں فرماتے ہیں:

((نقل عن مالك كراهة حلق ما تحت الحنك حتى قال انه من فعل المجوس كما يحرم ازالة شعر اللحية))

''امام مالک رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ داڑھی کے نیچے کے بالوں کو مونڈھنا مکروہ ہے یہاں تک کہ ان سے یہ بھی منقول ہے کہ یہ مجوسیوں کا فعل ہے جس طرح کہ داڑھی کے بال مونڈھنا حرام ہے۔''

خلاصہ کلام یہ ہے کہ انسان کا چہرہ ایک مکرم عضو ہے۔ چونکہ محاسن اور حواس کا مجمع ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے اس کا حق یہ ہے کہ اس کی تکریم وصیانت کی جائے نہ کہ اہانت ومثلہ کیا جائے۔ اس لیے چہرے پر نشان لگانے اور مارنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

((نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ)) ❶

''اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے منہ پر نشان لگانے اور مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

اور فرمایا:

((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ)) ❷

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے جھگڑ پڑے تو چہرے پر مارنے سے بچے۔''

سوید بن مقرن نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ غلام کو تھپڑ رسید کر رہا تھا تو انہوں نے کہا:

((اما علمت ان الصورة محترمة))

''کیا تو نہیں جانتا کہ صورت محترم ہوتی ہے۔''

اللہ تعالیٰ اس صورت کا احترام کرنے اور داڑھی کا مثلہ کرنے سے محفوظ رہنے کی توفیق دے۔ (آمین)

۸: داڑھی نہ رکھنے کے طبی نقصانات:

قدرتی طور پر فطرت الٰہی کے مطابق جو ہیئت وتخلیق انسانی ہے اس میں ہر قسم کے فوائد ہوتے ہیں جس میں داڑھی کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے چنانچہ انسانی جلد کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ جلد حقیقی جس کو کوریم (Corium) کہتے ہیں۔

۲۔ جلد غیر حقیقی جس کو کوٹیکل (Cuticle) کہتے ہیں۔

جلد غیر حقیقی یا جلد کاذب جلد حقیقی کی حفاظت کرتی ہے تا کہ خارجی صدمات اثر انداز نہ ہوں تو ان صدمات سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے منہ کے اندر (Trifacial) ٹریفشل

---

❶ صحیح الجامع ٦٧٩٧ والا رواء ٢١٨٥.

❷ صحیح الجامع ٧٠٣، والسلسلة الصحیحة ٨٦٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک پٹھہ پیدا کیا ہوا ہے جو چہرے اور منہ کے عضلات کو حرکت دیتا ہے لیکن اگر یہ کمزور پڑ جائے جو کہ داڑھی کے کاٹنے اور مونڈ ھنے سے کمزور ہوتا ہے تو پھر انسانی فطری قوت مدافعت (Immunity power) کمزور پڑ جاتی ہے اور بار بار مونڈھوانے سے خارش شروع ہوجاتی ہے جس سے جلد میں ''نیلو کا کائی'' جرثومہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے متعدد قلبی، اعصابی اور جلدی بیماریاں گھیراؤ کر لیتی ہیں اور اس شخص کی رجولیت بھی کمزور پڑ جاتی ہے جس سے ﴿خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ﴾ (دنیا وآخرت میں خسارے) کا مستحق بن جاتا ہے۔ داڑھی منڈھوانے سے جو بیماریاں لاحق ہوسکتی ہیں وہ یہ ہیں:

۱: قلبی امراض (Some Heart Diseases)

- التھاب التاموراوالشغاف (دائیں پسلیوں کے نیچے درد) Pericardilies
- خفقان القلب (قلبی دھڑکن) Palpitation
- اختلاج القلب (قلبی غلجان) Paraxysmal
- وجع القلب (قلبی درد) Angine Pactoris
- عدم التوازن فی القلب (قلبی عدم توازن)

۲: اعصابی امراض:

- الصداع (سردرد) Head ache
- الشقیقة (آدھے سر کا درد) Magraine
- الالم الاعصابی (اعصابی درد یعنی پٹھوں کی درد) Neuralgia
- التھاب العصب (پٹھوں میں بھڑکاؤ) Neuritis
- اللقوۃ (لقوہ) Facial paralysis

۳: چہرے کے جلدی امراض

- الم الجلد (جلدی تکلیف) Dematitis
- النملة (پہلو دار اور سوزش دار پھنسیاں جو جگہ بدلتی رہتی ہیں) Eczema

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ فرکلس (سانولے اور کالے داغ دھبے) Freckles

❀ الجرب (خارش) Scabies

اگر کوئی اعتراض کرے کہ کیا بغلوں یا زیر ناف بال اتارنے سے یہ بیماریاں نہیں لگتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ بغل کے اندر تین چیزیں ہوتی ہیں۔

❀ ورید الابطی (بغلی رگ) Auxillary Uein

❀ شریان الابطی (بغلی شریان) Auxillary Artery

❀ غدد الابطیۃ (بغلی غدودیں) Auxillary Glands

ان تینوں چیزوں کے علاوہ ایسے قوی عضلات ہوتے ہیں جو کہ مونڈھنے کے محتاج ہوتے ہیں۔ وگرنہ (چونکہ بغل کی صورت مستور (Covered) ہوتی ہے) تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے شریعت نے بال مونڈھنے کی آخری حد چالیس دن رکھی ہے کہ اس سے زائد نہ ہو تا کہ شریانیں اور بغلی غدودیں اور رگیں خون اور خلیات کی گردش کو صحیح زاویہ پر رکھ سکیں اسی طرح زیر ناف کے بارے میں ہے۔

اسی طرح جو شخص عورت کے بارے میں سوال کرے کہ وہ تو داڑھی والی ہوتی ہی نہیں تو کیا اس کو بھی بیماری لگتی ہیں تو جواب اس کے سوال میں ہی موجود ہے کہ وہ داڑھی والی ہوتی ہی نہیں نہ ہے اور نہ ہی وہ منڈھواتی ہے تو یہ بیماریاں تو منڈھوانے سے پیدا ہوتی ہیں نہ کہ داڑھی کے ساتھ لازم وملزوم ہیں۔ [1]

لیکن کیا کہیں مسلمانوں کو ان باتوں کو سننے کے بعد پھر نہ تو خود اس مرضی کو چھوڑتے ہیں اور نہ ہی ایسی گندی محفلیں اور گندے لوگوں کو چھوڑتے ہیں جن کی گھٹی میں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی رچی بسی ہوتی ہے، ایسی دوستیوں سے تنہائی بہتر ہے۔ جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

الوحدة خير من جلوس السوء

والجلوس الصالح خير من الوحدة

---

[1] كلام ڈاکٹر الكسيس كاريل في الوعي للاسلامي العدد ۲۰۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا ترجمہ اُردو شاعر یوں کرتا ہے:

برے ہم نشین سے تنہائی بہتر ہے
اور اچھا ہم نشیں تنہائی سے بہتر ہے

ہائے مسلمان! تیری غیرت کہاں چلی گئی تو تو شیر تھا اور مسلمان ہوتا واقعی شیر ہے کیونکہ وہ مجاہد ہوتا ہے اور قرآن وسنت کے اسلحہ سے لیس ہوتا ہے، تو نے تو دُنیا کو دین کا سبق دینا تھا لیکن آج تو نے نافرمانی اور شخصی عداوت کا جھنڈا لہرایا حتیٰ کہ بھیڑیا شرمانے لگا۔ بقول شاعر......

ولیس الذئب یاکل لحم ذئب
و یاکل بعضنا بعضاً اعیانا

''بھیڑیا بھیڑیے کا گوشت نہیں کھاتا لیکن ہم میں سے بعض بعض کا سرعام گوشت کھا لیتے ہیں۔''

کاش تو نے تمام چیزیں نہیں صرف یہ ذہن میں بٹھایا ہوتا کہ مرغی کے ناک میں اس کا پر اُکھاڑ کر اس وقت دیتے ہیں جب وہ اپنے انڈے پی جائے تو ناک میں پر دینا اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ یہ اپنی چیز کی دشمن ہے، پھر اسی مرغی کا پر اس کے ناک میں دینے کے بعد وہ یہ فعل نہیں کرتی۔ کسی نے کیا خوب کہا تھا۔

داڑھی منڈھاتے ہیں سر بسر
مونچھیں بڑھاتے ہیں اس قدر
جیسے مرغی کے ناک میں پر
آدھا اِدھر آدھا اُدھر

تو ذرا بتلا آخر کیا گناہ تم نے کیا کہ مرغی والا عذاب داڑھی منڈھوا کر اور مونچھیں بڑھا کر لے رہے ہو؟ اگر گناہ کیا تھا تو مرغی کے ناک میں تو پر آ جائے تو وہ انڈے پینے سے باز آ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے لیکن تو پھر بھی باز نہیں آتا کیا کہیں اللہ تعالیٰ کے قول......

﴿اُولٰٓئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ﴾ (الاعراف ۱۷۹)

''یہ لوگ چوپائیوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔''

کی تصدیق کا خیال تو نہیں؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ دے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی کٹوانے اور منڈھوانے والوں کے دلائل اور ان کی حقیقت

سابقہ بحث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ جس نبی ﷺ کا ہم نے کلمہ پڑھا ہے انہوں نے خود بھی داڑھی کو معاف کیے رکھا اور حکم بھی دیا کہ اس کو معاف کیا جائے، جس پر خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کی جماعت نے اس کو اپنی زندگیوں میں اتارا لیکن بعض مستشرقین سے متاثر لوگ یا پھر تجدد کے علم کو بلند کرنے والے یا جو احساس کمتری وکہتری کے مریض ہوتے ہیں اور جن کو اپنے حسن پر شک ہوتا ہے وہ پھر اصحاب السبت کی طرح (یہ تو ثابت نہیں کر سکتے کہ نبی کریم ﷺ نے داڑھی کٹوائی اور منڈھوائی) حیلہ کرتے ہوئے صحابی کے ذاتی فعل ودیگر لولی لنگڑی دلیلیں اکٹھی کر کے پیش کرتے ہیں جو حقیقت میں نبی کے قول وفعل کے سامنے لا یعنی اور ھباء منثورا کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آیئے ذرا ان دلائل کا جائزہ لیں:

❀ داڑھی کٹوانے اور منڈھوانے والوں کی پہلی دلیل یہ ہے کہ عمر بن ہارون نے ہناد کو بیان کیا اور اسامہ بن زید نے عمر بن ہارون کو بیان کیا اور اسامہ بن زید کو عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادے سے بیان کرتے ہیں:

((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَاخُذُ مِنْ لِحْیَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا)) [1]

''اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اپنی داڑھی کے طول وعرض سے بال لیتے تھے (لمبائی اور چوڑائی سے کاٹتے تھے)۔''

---

[1] الترمذی ۲۷٦۲ موضوع البانی.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے یہ استدلال لیا جاتا ہے کہ داڑھی کو کاٹنا اور سیٹ کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ نبی کا فعل ہے۔ اور منڈھوانے والے بھی یہی دلیل لیتے ہیں آیئے ذرا اس دلیل کا جائزہ لیں۔

استدلال کی حقیقت اور اس کا رد:

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میں داڑھی کو لینے کا ذکر ہے منڈھوانے یعنی بالکل صاف کروانے کا ذکر ہی نہیں سابقہ بحث میں یہ واضح ہو چکا ہے کہ داڑھی منڈھوانے والوں کے پاس سوائے شیطانی وساوس کے اور کچھ نہیں اور یہی ان کی پونجی تھی دلائل کی جو واضح کر رہی ہے کہ یا خذ کا مطلب لینا ہوتا ہے بالکل صاف کرنا نہیں یہ بھی بات اس وقت ہم کریں جب یہ حدیث ثابت ہو گی تو حقیقت میں یہ حدیث ثابت ہی نہیں جس کی تفصیل یہ ہے:

- یہ حدیث صرف امام ترمذی رحمہ اللہ نے نقل کی ہے اور ساتھ یہ ریمارکس جاری کیے ہیں کہ (ھٰذا حدیث غریب) "یہ حدیث غریب ہے"...... اور پھر فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل البخاری سے سنا کہ اُنہوں نے کہا (لا اعرف له حديثا، ليس له اصل) "کہ یہ حدیث عمر بن ہارون نے بیان کی ہے۔ میں اس کی کوئی حدیث نہیں جانتا اور اس کی کوئی اصل نہیں"...... معلوم یہ ہوا کہ امام ترمذی نے اس کو ذکر اس لیے نہیں کیا کہ یہ دلیل بن جائے بلکہ غریب کہہ کر اشارہ کیا کہ یہ قابل حجت نہیں۔ اور اپنے استاد رئیس المحدثین امام بخاری کی رائے بھی اس لیے ذکر کی کہ بات پکی ہو جائے تاکہ لوگوں کی زبان پر اگر یہ حدیث آئے تو رئیس المحدثین امام بخاری کی بات کو ذہن میں ضرور رکھیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر نے بھی (فتح الباری ۱۰/۴۳۰) میں یہی نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ (وقد ضعف عمر بن ہارون مطلقا جماعة) "عمر بن ہارون کو ایک جماعت نے مطلقاً ضعیف کہا ہے۔"
- اس روایت کا راوی عمر بن ہارون بن یزید ثقفی بلخی ہے جس کے بارے میں امام ابن حجر لکھتے ہیں (متروک) (تهذيب التهذيب ۱/۲۰۷) "یہ متروک ہے اس کی حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں لی جاتی‘‘...... اور امام نسائی نے بھی اس کو متروک الحدیث، کا لقب دیا ہے یعنی اس کی حدیث نہیں لی جاتی، امام احمد و ابن مہدی نے بھی اس کو متروک الحدیث کہا ہے۔

❀ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ (عمر بن ہارون کذّاب خبیث) ’’یہ جھوٹا اور خبیث ہے‘‘...... اور اسی طرح صالح جزرہ نے بھی اس کو کذاب (جھوٹا) کہا ہے۔ علامہ ابن باز رحمہ اللہ کاندھلوی کی کتاب ’’وجوب إعفاء اللحية ، ص: ۲۱‘‘ پر یہ تعلیق لکھواتے ہیں: (هذا حديث لا يصح عن النبي ﷺ بل هو باطل لكونه مخالفا للاحاديث الصحيحة...... ولان في اسناده عمر بن هارون البلخي وهو متروك الحديث متهم بالكذب) ’’یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ یہ باطل ہے کیونکہ یہ صحیح احادیث کے مخالف ہے (جیسا کہ صحیح احادیث گزریں) اور چونکہ اس میں عمر بن ہارون بلخی ہے جو کہ متروک الحدیث متہم بالکذب ہے‘‘...... اس لیے اس حدیث کو حجت بنانا جائز نہیں۔

❀ امام دارقطنی اور ابو الاشج اور الساجی فرماتے ہیں کہ (ضعیف الحدیث) ’’اس کی حدیث ضعیف ہوتی ہے یہ صحیح روایات بیان نہیں کرتا‘‘...... جیسا کہ امام نووی نے (شرح المهذب ۱/ ۳۲۱) پر کہا ہے کہ ((اما حديث عمرو بن شعيب...... فرواه الترمذي باسناد ضعيف لا يحتج به)) ’’یہ روایت ضعیف سند کے ساتھ ہے اس کو حجت نہیں بنایا جائے گا‘‘...... اور علامہ المبارکپوری ترمذی کی شرح (تحفة الاحوذی ۸/ ۴۹) میں فرماتے ہیں کہ (حديث ضعيف لا يصلح للاحتجاج) ’’یہ حدیث ضعیف ہے جو حجت کے لیے کار آمد نہیں ہو سکتی‘‘...... اور ایک جگہ (تحفة الاحوذی ۸/ ۴۶) پر فرماتے ہیں کہ ((حديث عمرو بن شعيب هٰذا ضعيف جداً)) ’’عمرو بن شعیب کی یہ حدیث ضعیف جداً ہے‘‘...... اور امام العجلی نے بھی اس کو یعنی عمر بن ہارون کو ضعیف کہا ہے۔ اسی طرح ابو علی المدینی نے اس کو ضعیف جداً کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ امام ابوداؤد نے اس کو غیر ثقہ کا لقب دیا ہے اور ابن حبان فرماتے ہیں:

((یروی عن الثقات المعضلات ویدعی شیوخا لم یرهم))

''معتبر راویوں سے معضل روایات لاتا ہے اور ایسے شیوخ سے روایت کا دعویٰ کرتا ہے جن کو اس نے دیکھا تک نہیں۔''

اور ابونعیم فرماتے ہیں:

((حدیث بالمناکیر لا شیء))

''عمر بن ہارون منکر حدیثیں بیان کرتا تھا اور یہ کوئی چیز نہیں۔''

اور ابن سعد اور ابراہیم بن موسیٰ فرماتے ہیں:

((الناس ترکوا حدیثه .))

''لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کیا ہوا ہے۔''

اور امام احمد فرماتے ہیں کہ: ''میں اس سے روایت نہیں کروں گا''......اور ابن مہدی فرماتے ہیں کہ ''میرے نزدیک اس کی کوئی قیمت ہی نہیں''......اور حافظ ذہبی نے اس کی روایت کو منکر روایات میں شامل کیا ہے اور منکر روایت اس کو کہتے ہیں کہ جس کا راوی باوجود ضعیف اور مجروح ہونے کے ثقات اور معتبر راویوں کے خلاف روایت لائے۔ امام ابن جوزی (العلل المتناهية ۲/۱۹۷) میں یوں رقمطراز ہیں:

((هٰذا الحدیث لایثبت عن رسول اللّٰه))

''یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔''

بخاری و مسلم کی تمام صحیح روایات اور اس حدیث کا مکمل طور پر منکر اور ضعیف ثابت ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ داڑھی کو معاف کیا کرتے تھے اور بالکل تعرض نہیں کرتے تھے اور صحابہ کو بھی یہی حکم دیا تھا۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ حکم تو اعْفُوا (معاف کرنے) کا دیں اور خود لمبائی و چوڑائی سے کاٹیں؟ پھر یہ حدیث جو کہ امام ترمذی نے عمر بن ہارون بلخی سے نقل کی ہے اس کا ضعیف ہونا بلکہ بعض محدثین کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک بے اصل اور موضوع ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ اور ہے بھی ایک جو کہ کثیر صحیح احادیث کے مقابلہ میں ہے۔ ❶

خلاصہ یہ نکلا کہ منکرین داڑھی کی دلیل بے اصل اور من گھڑت ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں اور وہ ضعیف جداً ہونے کے علاوہ صحاح احادیث کے مخالف ہے اور صرف مخالف ہی نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر طعن کو ثابت کرتی ہے کہ آپ نے اُمت کو تو معاف کرنے کا حکم دیا اور خود اُس کو معاف نہ کیا، اس لیے نبی ﷺ کا قول وفعل داڑھی کو معاف کرنا ہی معتمد اور عمل کے قابل ہے۔ اس میں نجات دنیوی واخروی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی محبت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

❀ دوسری دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے حکم دیا تھا:

((لَا يَأْخُذُ اَحَدُكُمْ مِنْ طُولِ لِحْيَتِهٖ وَلٰكِنْ مِنْ صدْغَيْنِ)) ❷

''تم میں سے کوئی بھی اپنی داڑھی کو لمبائی سے نہ لے (نہ کاٹے) لیکن دونوں کنپٹیوں سے (صدغین سے)۔''

اس حدیث سے بھی جو داڑھی کٹوانے اور منڈھوانے کا استدلال ہے وہ وہی ہے اس لیے کہ خود یہ الفاظ بتلا رہے ہیں کہ داڑھی کی لمبائی نہ کاٹو۔ معلوم ہوا کہ مٹھ (قبضہ) اور خط بنوانا یہ سب اس حدیث سے بھی جائز نہیں ہوئے صرف صدغین (کنپٹیوں) سے کاٹنے کی اجازت دی گئی ہے جو کہ صحیح ثابت نہیں کیونکہ یہ حدیث عفیر بن معدان نے روایت کی ہے، عطاء بن ابی رباح سے اور عفیر بن معدان کے بارے میں ابن حجر (تقریب التہذیب ۱، ۲۹/۲) میں لکھتے ہیں کہ (ضـــــعیف) ''یہ شخص ضعیف تھا''......اور اسی روایت کو عفیر بن

❶ تقریب التهذيب ۲۰۱/۷۰ والجرح والتعديل ۱۴۰/۶، و ميزان الاعتدال ۳/۲۸۸،۲۲۹، وتهذيب الكمال ۲۱/۵۲۰، و تاريخ الثقات ۱/۳۶ والمجروحين ۲/۹۰۲، والكامل لابن عدى ۲/۲۴۳، والضعفاء للعقيلي ص۲۸۸، وابو الشيخ فى اخلاق النبى ۳۰۶، وتهذيب التهذيب الترجمة رقم ۸۳۹و ۷/۲۰۰،۵۰۵ والسلسلة الضعيفة ۱/۳۰۴.

❷ تاريخ الخطيب البغدادى ۵/۱۸۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معدان سے احمد بن الولید المخرمی نے نقل کیا تاریخ الخطیب البغدادی میں جو کہ ((یسوی فلسا)) پیسے بٹورنے کے لیے حدیثیں گھڑا کرتا تھا جیسا کہ ابوعبداللہ بن مخلد نے فرمایا۔ اور یہ حدیث عطاء کے طریق کے اعتبار سے بھی غریب ہے کیونکہ سوائے عفیر بن معدان کے عطاء سے اس کو کسی نے نقل نہیں کیا۔ خلاصہ یہ نکلا کہ یہ حدیث ایک تو ضعیف ہے عفیر کی وجہ سے، دوسرا اصحاح روایات کے مخالف ہے، تیسرا مدعا بھی ثابت نہیں ہوتا منکرین کا، چوتھا تاریخ کی روایت کو حدیث کی روایات پر مقدم کیسے کیا جائے؟ کیونکہ حدیث کا مرجع حدیث کی کتابیں ہیں نہ کہ تاریخ کی۔

❀ منکرین ان دو دلیلوں کے علاوہ نبی کریم ﷺ کے قول وفعل سے کوئی دلیل بھی پیش نہیں کر سکتے، پھر جب چاروں طرف سے مایوسی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے آ جاتے ہیں تو پھر اپنی شیطنت کو سچا کرنے کے لیے صحابہ کا فعل نقل کرتے ہیں جس میں بھی داڑھی منڈھوانے کا قطعاً کوئی ثبوت نہیں چنانچہ وہ دلائل یہ ہیں۔

❀ ((کان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض علی لحیته فما فضل اخذه)) ❶

''ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی پر ہاتھ رکھتے اور جو مٹھ سے زائد ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔''

❀ ((کان ابن عمر یحفی شاربه حتی ینظر الی بیاض الجلد ویاخذ هذین یعنی بین الشارب واللحیة)) ❷

''ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مونچھوں کو اس طرح مونڈھتے کہ جلد کی سفیدی نظر آتی اور داڑھی اور مونچھوں کے درمیان سے کاٹتے تھے۔''

❀ ((ان عبداللہ بن عمر کان اِذا افطر من رمضان و هو یرید الحج لم

---

❶ البخاری ۵۸۹۲ معلقًا.

❷ البخاری: ۵۸۸۸ معلقًا.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاخذ من راسه ولا من لحیته شیئا حتی یحج .)) ❶

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب رمضان سے افطار کرتے (رمضان مکمل کرتے) اور حج کا ارادہ کرتے تو اس وقت تک سر اور داڑھی سے کچھ نہ لیتے جب تک حج نہ کر لیتے۔''

((أن عبداللّٰه بن عمر رضی اللہ عنہما كان إذا حلق في حج أو عمرة أخذ من لحيته وشاربه .)) ❷

❀ ((ان سالم بن عبداللّٰه كان اذا اراد ان يحرم دعا بالجلمين فقص شاربه واخذ من لحيته قبل ان يركب وقبل ان يهل محرما)) ❸

''سالم بن عبداللہ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تو اون کاٹنے والی قینچی منگواتے اور مونچھ کو کاٹتے اور سواری پر سوار ہونے سے قبل اور تلبیہ کرنے سے قبل داڑھی سے کچھ بال لیتے۔''

❀ جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں:

((كنا نعفى السبال اِلا فى حج او عمرة)) ❹

''ہم سبال (داڑھی کا اگلا حصہ، سبلۃ کی جمع ہے یعنی داڑھی کے طویل بالوں) کو معاف کرتے تھے مگر حج وعمرہ میں نہیں۔''

یہ چھ حدیثیں جو بعض معلق اور بعض مرفوع ہیں اور اس طرح کی دیگر روایات جو پیش کی جاتی ہیں جس سے یہ ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے کہ داڑھی کٹوانا اور منڈھوانا جائز ہے۔ تو اس کا جواب کچھ اس طرح ہے۔

❀ اے مسلمان بھائی! ذرا یاد کر جب تو مسلمان ہوا، پیدائش کے وقت بھی تیرے کان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ کہا گیا اور اسلام کا کلمہ تو نے دہرایا تو اَشْهَدُ اَنْ

---

❶ الموطا ۳۸۲.
❷ المؤطا : ۹۲۲.
❸ الموطا ۸۸٦.
❹ ابوداؤد ٤٢٠١ . ضعيف.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ کہا تو پھر محمد ﷺ کا کلمہ پڑھنے والا ان کو ذرا غور سے پڑھے کہ ان احادیث میں کیا محمد کا فرمان ہے یا محمد کا فعل ہے؟ اگر نہیں تو فوراً اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور سجدے میں پڑ جائے کہ الٰہی! میں نے محمد رسول اللہ کہا تھا، ابن عمر رسول اللہ نہیں کہا تھا۔ مجھے معاف فرما آج کے بعد نہ میں خود کٹواؤں گا نہ کسی کو کہوں گا بلکہ منع کروں گا۔ کیونکہ طریقہ محمد ﷺ کا قبول ہوگا، سنت اُن کی مقبول ہوگی۔ اس لیے میرے مسلمان بھائی! یہ صحابی کا عمل تھا جو کہ اس کا اپنا فہم تھا اور معصوم عن الخطا نبی کی ذات کے علاوہ کوئی نہیں ہوسکتی اس لیے یہ حجت نہیں بن سکتی۔

❀ دیکھیں ان چھ روایات میں ۴ روایات ابن عمر کا فعل ہیں لیکن انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں جو کہوں اس کو لکھو کیونکہ میری زبان سے حق کے سوا نہیں نکلتا (صحیح الجامع ۱۲۰۷ والسلسلة الصحیحة ۱۵۳۲) پھر اسی صحابی جلیل نے بخاری، مسلم، الموطا، والترمذی، ابوداؤد اور احمد میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا حکم نقل کیا کہ داڑھی کو معاف فرمادو، جیسا کہ داڑھی کے دلائل میں پہلی چھ قولی احادیث ہم نے نقل کی ہیں اور انہی کے بارے میں داڑھی کے فضائل میں سے پانچویں فضیلت میں پڑھا کہ ابو رافع نے ان کو داڑھی کو معاف کیا ہوا دیکھا (مجمع الزوائد ۵/۱۶۶) تو ایک طرف اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے دوسری طرف ان کا ذاتی فعل ہے۔ تو بتائیں دونوں میں نبی کون ہے؟ کس کا کلمہ پڑھا ہے؟ کس کی ذات بہترین نمونہ ہے؟ بلاشبہ نبی کریم ﷺ کی۔ پھر مذکور ابو رافع کی روایت یہ بتلاتی ہے کہ پہلے کاٹتے تھے پھر معاف کر دیا تھا، جب حقیقت آشکارہ ہوگئی۔ تو بات یہاں ہی ختم ہو جائے گی کہ ہم نبی کے پیروکار ہیں لیکن قاعدہ بھی یہ ہے کہ ((العبرة بما روی لا بما رای)) ''اعتبار صحابی کے اس قول کا ہوگا جو اس نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہو نہ کہ اس کا جو اس کی اپنی رائے ہو۔''

❀ صحابی کا فعل جب تک مجمع علیہ نہ ہو اس وقت تک حجت نہیں ہوتا جیسا کہ قاعدہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصولیوں کے ہاں۔((ان قول الصحابی مذهب له فقط ولا یکون حجة حتی یجمع علیه)) ''صحابی کا قول صرف اسی کے مذہب کو باور کرواتا ہے، اس وقت تک وہ حجت نہیں ہوسکتا جب تک اُس پر اجماع نہ ہو''...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس فعل پر اجماع نہیں ہے۔ پھر ان تمام روایات سے واضح ہے کہ ان کا فعل بھی حج یا عمرے کے وقت تھا عام نہیں تھا۔ اس لیے امام نووی اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((المختار ترك اللحية على حالها و ان لا يتعرض لها بتقصير شی ء اصلا))

''مختار اور پسندیدہ قول یہ ہے کہ داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑا جائے، کسی قسم کا تعرض کیا جائے نہ اس میں سے کچھ کاٹا جائے۔''

شارح ترمذی علامہ عبدالرحمٰن المبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((و اما قول من قال انه اذا زاد علی القبضة يؤخذ الزائد واستدل بآثار ابن عمر وعمر و ابی هريرة رضی اللہ عنہم فهو ضعيف لان احاديث الاعفاء المرفوعة الصحيحة تنفی هذه الآثار فهذه الآثار لا تصلح للاستدلال بها مع وجود هذه الاحاديث المرفوعة الصحيحة فاسلم الاقوال هو قول من قال بظاهر احاديث لاعفاء و كره ان يؤخذ شی ء من طول اللحية و عرضها)) ❶

''رہا ان لوگوں کا قول کہ قبضہ (مٹھ) سے زائد کو کاٹا جائے اور وہ ابن عمر وعمر وابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے آثار سے استدلال کرتے ہیں تو یہ استدلال ضعیف ہے کیونکہ مرفوع اور صحیح احادیث جو کہ داڑھی کو معاف کرنے پر دلالت کرتی ہیں ان

❶ تحفة الاحوذی ۸/۴۹، ح: ۲۷۶۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقوف آثار کی نفی کرتی ہیں، ان آثار کو مرفوع اور صحیح احادیث کے ہوتے ہوئے حجت بنانا صحیح نہیں، پس سالم و صحیح قول ان لوگوں کا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے داڑھی کو معاف کر دینا چاہیے اور اس کے طول وعرض سے کچھ بال بھی لینا مکروہ ہے۔''

تو اے غیور مسلمان! غیور بن اور اٹھ! جو لوگ یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ داڑھی کٹوانا سنت ہے ان کا رد سب سے پہلے خود عمل کر کے کر پھر ان مسلمانوں کو اس سنت کی دعوت دے جس کا نام سنت محمدی ہے اور یاد رکھ اسی نے جنت کا وارث بنانا ہے۔

اس ساری تقریر و بحث کو پڑھنے کے بعد پھر بھی اگر کوئی یہ کہے کہ داڑھی کو ہاتھ لگانا اس نیت سے کہ اس سے بالوں کو اُکھاڑے، کاٹے، نوچے یا مونڈھے تو پھر وہ اپنے ایمان کا جائزہ لے کہ آیا اس نے جو کلمہ پڑھا تھا اس پر ثابت قدم ہے کہ پھر چکا ہے اور اتنے دلائل واضح ہو جانے کے بعد پھر بھی بات سمجھ نہ آئے پھر تو یہی کہا جا سکتا ہے:

و لیس یصح فی الاذھان شیء

اِذا احتاج النھار اِلی دلیل

''جب چڑھا ہوا سورج بھی دلیل کا محتاج ہو تو پھر اس دماغ کی صحت کا کیا حکم لگایا جا سکتا ہے (وہ دماغ خراب ہے، ٹھیک نہیں)۔''

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں سنتِ محمدی ﷺ کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنانے کی توفیق عطا فرمائے، ہماری ایمانی غیرت کو جگائے اور سلامت رکھے۔ آمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ و خاتمہ

اللہ رب العالمین کا لا تعداد اور لا متناہی شکر ہے کہ جس نے میرے جیسے ناکارہ کو دینی غیرت جیسے عظیم کام پر قلم کو جنبش دینے کی توفیق دی اور میں اپنے کمزور ہاتھوں کو اُٹھا کر فقیرانہ التجا کرتا ہوں کہ الٰہی اس کتابچے کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ راقم کے میزان حسنات میں شامل فرما۔ آمین...... چنانچہ سابقہ گفتگو کا خلاصہ مندرجہ ذیل نکات کی صورت میں پیش خدمت ہے:

- اسلام ایک فطری نظام ہے اور اسلام کے ہر ایشو میں فطری جھلکیاں موجود ہیں، ان میں سے مسلمان کے چہرے پر سجا ہوا زیور (داڑھی) بھی فطرت کاملہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔
- ہر شخصیت اپنے چہرے سے پہچانی جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ سرتاج دو عالم کے رخ انور کو دیکھ کر ہی دشمنوں نے اعتراف کیا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہوسکتا، اسی لیے باری تعالیٰ نے اس کو مزید تکریم دینے کے لیے مسلمانوں کو داڑھی کا زیور پہنایا۔
- لغوی و اصطلاحی اعتبار سے داڑھی گالوں اور ٹھوڑی کے ان بالوں کو کہتے ہیں جو بغیر کسی تعیین وتحدید وترتیب کے ساتھ درخت کی چھال کی طرح موتیوں کی رم جھم کا سامان پیدا کرتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا امتیاز رکھا ہے اور مرد کو امتیاز یہ دیا ہے کہ وہ داڑھی والا ہو اور فطرتی رنگ میں ہو جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ صرف شیطان نے یہ قسم کھائی تھی کہ میں تخلیق باری تعالیٰ کو بدلوں گا چنانچہ آج وہی شیطان مسلمانوں سے اپنی قسم پوری کروا رہا ہے۔
- داڑھی کا زیور چہرے پر سجانا فطرت کاملہ ہی نہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اطاعت بھی ہے اور اس کو کٹوانا یا کسی قسم کا تعرض کرنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی بھی ہے۔

- اللہ کے رسول ﷺ نے فاعفوا کہہ کر حکم دیا ہے کہ داڑھیوں کو معاف کردو اور امر وجوب کے لیے ہوتا ہے جس سے یہ مترشح ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم آ جانے کے بعد جو کوئی اپنا اختیار چلاتا ہے وہ ضلالت وگمراہی کو بیننے سے لگاتا ہے۔
- داڑھی کا تاج سجانا صرف فطرت اور اطاعت نہیں بلکہ سارے انبیاء کی اور محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی ہے۔ اگر داڑھی بری لگتی تو اللہ تعالیٰ کم از کم انبیاء و اصفیاء کو داڑھی نہ دیتے۔ سب کو ملنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ یہ حکمت سے لبریز تاج ثریا ہے اور مومنوں کا شعار بھی ہے۔
- داڑھی کو معاف کرنا صرف نبی کا طریقہ وحکم نہیں بلکہ خلفائے راشدین اور صحابہ کی جماعت کا طرۂ امتیاز تھا۔ وہ اس کو حکم واطاعت خیال کرتے ہوئے اپنے چہروں پر سجائے ہوئے تھے جس سے ان کی زینت وتکریم میں چار چاند لگ گئے اور لوگوں کے سامنے وہ اکمل رجولیت وفحولیت اور روشنی کے مینار بن کر سامنے آئے۔
- داڑھی رکھنے کے جہاں فطری اور شرعی فوائد ہیں وہاں بے شمار طبی فوائد بھی ہیں۔ داڑھی کی فضیلت ایسی فضیلت ہے جو خوش نصیبوں کو ہی ملتی ہے۔ ﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ ''یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دے دیتا ہے۔''
- چونکہ اسلام قرآن وسنت سے عبارت ہے اس لیے اسلام کے مدعی کے لیے واجب ہے کہ وہ قرآن وسنت کے دائرہ سے خارج ہو کر اپنی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میدان سے خارج کو جس طرح مقررہ پروگرام یا کھیل کا رکن تصور نہیں کیا جاتا اسی طرح قرآن وسنت سے دور ہٹ کر عمل کرنے والا اسلام کی مقرر کردہ حدود سے خارج ہو جاتا ہے جو کہ اس کی شقاوت پر دلیل ہے۔
- نیکی اسی چیز کا نام ہے جس کو نبی ﷺ نے کر کے دکھلا دیا یا حکم فرما دیا۔ کوئی بھی نیکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تک نیکی نہیں کہلا سکتی جب تک اس پر نبوی فعل یا قول یا تقریر کی مہر ثبت نہ ہو۔

- نبی کونین ﷺ، جو پوری کائنات سے خوبصورت تھے، کی داڑھی گھنی، بھاری عظیم اور سینے کو ڈھانپے ہوئے تھے۔ آپ نے حکم بھی دیا تھا کہ اس کو معاف کر دو اور معافی کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ کسی کو مار کر پھر معاف کیا جائے بلکہ اس کا مفہوم عملی زندگی سے خود اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے سمجھا دیا کہ بالکل تعرض نہ کرنا معافی ہے نہ کہ اس کی نوک پلک سدھارنا وغیرہ۔
- داڑھی کو معاف نہ کرنا جہاں محمد رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو ناپسند کرنا ہے وہاں یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں، مشرکوں اور آل کسریٰ کے چہروں کو چاہنا اور پسند کرنا ہے۔ ان کے چہروں کے حسن کو تسلیم کرنا، کسریٰ کو اپنا رب تسلیم کرنا اور خالق کائنات کا نافرمان بننا ہے۔
- داڑھی کو معاف نہ کرنا صرف یہودیوں کی مشابہت نہیں بلکہ تخلیق الٰہی میں تبدیل کی ناپاک جسارت، سنت رسول ﷺ سے انحراف، عورتوں سے مشابہت اور ہیجڑہ بننے کی مذموم خواہش کی تکمیل اور اشرف المخلوقات کی توہین کے ساتھ ساتھ چہرے کے زیور کا مثلہ کر کے ایسے طبی نقصانات اٹھانا بھی ہے کہ جن کی تلافی ممکن نہیں اور آخر ﴿خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ﴾ کا سرٹیفکیٹ لے کر قبر کی اندھیر کوٹھڑی میں جا گرنا ہے۔
- صحیح دلائل مل جانے کے بعد لولی لنگڑی اور من گھڑت دلیلوں کو اپنا سہارا وہی بناتا ہے جو خود ایمانی طور پر لولا لنگڑا اور ناقص ہوتا ہے۔ صحیح دلائل کے ضعیف اور من گھڑت دلیلوں کو پیش بھی وہی کرتا ہے جو الد الخصم جیسی مذموم صفت سے متصف ہو۔
- جب قرآن وسنت سے اعراض کیا جائے تو واقعی عقل جواب دے جاتی ہے پھر وہ اپنے پیش کیے گئے دلائل کا دھیان نہیں رکھتا کہ جو دلائل میں پیش کر رہا ہوں اس میں صحابی نے حج وعمرے پر داڑھی کو کٹوایا اور میں ہر وقت کٹواتا ہوں۔ اس نے تو مٹھ کے اوپر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کٹوائی اور میں کدو کی طرح صاف کر کے رکھتا ہوں۔ یہ تضاد اور تعارض قول وفعل میں اسی وقت رونما ہوتا ہے جب عقل اپنی خوراک قرآن وسنت محروم ہو جاتی ہے پھر وہ روز روشن کی طرح عیاں دلائل کے سامنے بودے بیت العنکبوت (مکڑی کے جالے) کی مانند دلائل لاتا ہے۔

آخر میں تمام مسلمان بھائیوں سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ غیرت ایمانی کو بلند کریں اور اس داڑھی کے زیور کے ساتھ اپنے اور اپنے بیٹوں، بھائیوں اور رشتہ داروں کے چہروں کو مزین کریں شاید کہ یہی زیور قیامت کے دن اے مسلمان! تیری نجات کا سبب بن جائے اور اس کا انکار جہنم کا سبب بن جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَىٰ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَأْبَىٰ؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَىٰ)) [1]

''میری ساری اُمت جنت میں جائے گی مگر جس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا، صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! جنت میں جانے سے کون انکار کرے گا؟ تو فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور جس نے نافرمانی کی تو اس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔''

اس لیے حیلے بہانے چھوڑ دو اور سنت نبوی کو چہرے پر سجاؤ۔ یاد رکھنا! اگر آج تمہارا ایمان چند گرام بالوں کا وزن چہرے پر نہیں اٹھا سکتا تو شاید وہ تمہارے گناہوں کو اٹھا کر پل صراط بھی پار نہ کر سکے۔ اے وہ مسلمان! جو یہ بہانے لگاتا ہے کہ داڑھی رکھنے سے اس کی بیوی ناراض ہو گی یا منگیتر ناخوش ہو گی، یا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ ذرا سوچ جس کی بیوی سے اس کا رسول ہار جائے اس کے ایمان کا کیا حال ہے؟ اور جس رشتے میں یہ شرط ہو کہ کھتری کا چہرہ، یہودی و مجوسی کا چہرہ آئے، محمد ﷺ کا چہرہ لے کر بارات نہ آئے۔ ذرا سوچ! تو کسی

[1] البخاری ۷۲۸۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کے گھر بارات لے کر جا رہا ہے یا کسی یہودی، کھتری یا مجوسی کے گھر۔ اگر تو مسلمان ہے تو اس رشتے کو پیچ دے، اللہ تجھے اس سے بہتر دے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے: ((مَن تَرَكَ لِلّٰهِ شَيْئاً عَوَّضَهُ اللّٰهُ خَيراً مِنْهُ)) ''جو اللہ تعالیٰ کے لیے کسی چیز کو چھوڑتا ہے اللہ اس کو اس کے عوض بہتر دیتا ہے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اس لیے آج ہی صدق نیت سے یہ عہد کرلو کہ داڑھی کو بالکل معاف کروں گا اور آئندہ اس کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا کیونکہ زندگی آج نہیں تو کل ختم ہو جائے گی، ضروری نہیں کہ تم جوان ہو اور جب بوڑھے ہو گے تب مرو گے۔

یعمر واحد فیغر قوما

وینسی من یموت من الشباب

''کسی کی عمر زیادہ ہو جائے تو اس کا زیادہ عمر والا ہونا قوم کو دھوکا دیتا ہے اور وہ قوم بھول جاتی ہے کہ کتنے ہی اپنی جوانی میں مر جاتے ہیں۔''

اور کبھی بھی صحت پر گھمنڈ نہ کرنا کہ میں تندرست ہوں مجھے موت کیسے آ سکتی ہے، تمہیں یاد رہنا چاہیے۔

تَوَمَّلْ فِي الدُّنْيَا قَلِيْلًا وَلَا تَدْرِيْ

إِذَا جَنَّ لَيْلٌ هَلْ تَعِيْشُ الَى الْفَجْرِ

فَكَمْ مِنْ صَحِيْحٍ مَاتَ بِغَيْرِ عِلَّةٍ

وَكَمْ مِنْ سَقِيْمٍ عَاشَ حِيْنًا مِنَ الدَّهْرِ

''تو دنیا میں تھوڑی اُمید لگا کیونکہ تو نہیں جانتا کہ رات آئی ہے کیا فجر تک تو زندہ رہے گا یا نہیں کیونکہ کتنے ہی صحت والے بغیر بیماری کے مر چکے ہیں اور کتنے ہی بیمار ایک لمبے زمانے تک زندہ رہے ہیں۔''

اس لیے فوری توبہ کر اور گڑگڑا کر اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے اپنے لیے توفیق مانگ اور اس سنت کو اپنے چہرے پر پکا پکا سجا لے اور جوانی و آخرت کو ضائع نہ کر......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خُذْ مِنْ شَبَابِكَ قَبْلَ الْمَوْتِ وَالْهَرَمِ
بَادِرِ التَّوبَ قَبْلَ الْفَوْتِ وَالنَّدَامِ
وَاعْلَمْ بِاَنَّكَ مَجْزِیٌّ وَمُرْتَهِنٌ
وَرَاقِبِ اللّٰهَ وَاحْذَرْ زَلَّةَ الْقَدَمِ

''موت اور بڑھاپے سے پہلے اپنی جوانی غنیمت سمجھ اور موت اور ندامت سے قبل توبہ میں جلدی کر اور جان لے بلاشبہ تو مرہون ہے اور تو بدلہ دیا جائے گا جو کچھ تو کر رہا ہے اور اللہ کے مراقبے کو سامنے رکھ کر ڈر جا کہیں تیرے پاؤں نہ پھسل جائیں (اور یہ پھسلا پاؤں سنبھلتے سنبھلتے جہنم کی وادی میں نہ جا ٹکے)۔''

اس لیے فوری کمربستہ ہو جا، شاید کہ تیرا کمربستہ ہونا ہی تیری نجات کا سامان کر دے۔

شَمِّرْ عَسَی اَنْ يَنْفَعَ التَّشْمِيْرُ
وَانْظُرْ بِفِكْرِكَ مَا اِلَيْهِ تَصِيْرُ
طَوَّلْتَ آمَالًا تَكْنِفُهَا الْهَوَی
وَنَسِيْتَ اِنَّ الْعُمُرَ مِنْكَ قَصِيْرَ

''کمر بستہ ہو جا شاید کہ کمربستہ ہونا تیرے نفع (کامیابی) کا سبب بن جائے اور اپنے انجام کی فکر کر لے۔ کیونکہ تو نے بڑی لمبی اُمیدیں لگا رکھی ہیں جنہیں خواہشات نے گھیرا ہوا ہے اور تو بھول چکا ہے کہ تیری عمر بہت تھوڑی ہے۔''

آخر میں اپنے کمزور ہاتھوں کو بلند کر کے اپنے خالق و مالک و موفق سے ان الفاظ کے ساتھ:

إِلٰهِی عَبْدُكَ الْعَاصِی اَتَاكَ
مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاكَ
فَاِنْ تَغْفِرْ فَاَنْتَ لِذَاكَ اَهْلٌ
وَاِنْ تَطْرُدْ فَمَنْ يَّرْحَمُ سِوَاكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے مولا! تیرا گنہگار بندہ تیرے دربار میں اپنے گناہوں کا اقرار کرکے تجھ سے التجا کر رہا ہے۔ اگر تو اس کو بخش دے تو تو ہی بخشنے والا ہے اور اگر تو نے بھی دھتکار دیا تو تیرے سوا کون ہے جو رحم کرنے والا ہے۔''

دُعا کرتا ہوں کہ اگر میرے قلم اور تعبیر میں وہ زور نہیں جس سے کسی کی کایا پلٹ جائے، وہ زور پیدا کر دے اور اپنی رحمت سے ہم سب کو دین کا صحیح فہم عطا فرما دے، ہماری غیرت ایمانی کو بیدار کر دے، جب تک ہمیں زندہ رکھے دین پر قائم اور ثابت قدم رکھے، جب موت آئے تو خاتمہ بالخیر ہو، شہادت کی موت آئے اور ہمیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فهرس المراجع والمصادر

١۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری، لابن حجر، الطبعة الاولیٰ ١٤٢١ھ

٢۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی، الطبعة الاولیٰ ١٤١٥ھ

٣۔ صحیح الجامع الصغیر وزیادته للالبانی، الطبعة الاولیٰ ١٤٠٨ھ

٤۔ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار للشوکانی، بتحقیق شیحا، الطبعة الاولیٰ ١٤١٩ھ

٥۔ عون المعبود شرح ابی داؤد لشمس الحق العظیم آبادی، الطبعة الاولیٰ ١٤١٩ھ

٦۔ تحفة الاحوذی للمبارکفوری، بتحقیق معوض وعبدالمحوجود، الطبعة الاولیٰ ١٤١٩ھ

٧۔ المؤطالمالك بن انس، بتحقیق شیحا، الطبعة الاولیٰ ١٤١٨ھ

٨۔ سنن النسائی مع حاشیة السندی، بتحقیق شیحا، الطبعة الرابعة ١٤١٨ھ

٩۔ ارواء الغلیل فی تخریج منار السبیل للالبانی، الطبعة الاولیٰ ١٣٩٩ھ

١٠۔ سنن ابن ماجه مع تعلیقات البوصیری بتحقیق شیحا، الطبعة الثانیه ١٤١٨ھ

١١۔ تقریب التهذیب لابن حجر، بتحقیق شیحا، الطبعة الثانیه ١٤١٧ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٢۔ فتح القدير للشوكانی ، بتحقيق الدكتور عبدالرحمن عميرة ، الطبعة الثانيه١٤١٨ھ۔

١٣۔ تفسير القرآن العظيم لابن كثير ، الطبعة الثانيه١٤١٨ ھ۔

١٤۔ المعجم الوسيط لابراهيم مصطفى واخوانه ، الطبعة الثانية ، المكتبة الاسلامية ۔

١٥۔ احسن التفاسير للشيخ احمد ، الطبعة الاولىٰ ، والمكتب الاسلامی بيروت۔

١٦۔ تاريخ الخطيب البغدادی ، الطبعة الاولی ، المكتبة السلفية بالمدينة المنورة۔

١٧۔ تاريخ الخطيب البغدادی ، الطبعة الاولىٰ ، المكتبة السلفية بالمدية المنورة۔

١٨۔ الطبقات الكبری لابن سعد ، دار صادر و دار بيروت للطباعة والنشر۔

١٩۔ مجلة الجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة ، عدد رقم٤٩

٢٠۔ بريكتس آف ميديس ، للدكتور ليبتن اختر راز ، مكتبة طبی شاهكار لاهور۔

٢١۔ ميديكل دكشنری انكليزی ، للدكتور غلام جيلانی ، لاهور۔

٢٢۔ مجلة الوعی الاسلامی ، عدد(١٠٩) سنة ١٤٠٢ الكويت۔

٢٣۔ المنجد (عربی ، اردو) الطبعة يازدهم ١٩٩٤م۔

٢٤۔شرف المسلم ، للدكتور محمد اسحاق ، الطبعة الثانية١٤٠٨۔

٢٥۔ سنن الدارمی ، بتحقيق الشيخ محمود احمد عبدالمحسن ، الطبعة الاولی١٤٢١ھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۔ ایقاظ الھمة لاتباع نبی الامة، لخالد بن سعود العجمی، الطبعة الاولی ۱۴۲۰ھ۔

۲۷۔ اللحیة لماذا؟ لمحمد بن احمد بن اسماعیل، الطبعة الاولیٰ ۱۴۱۳ھ۔

۲۸۔ مکانة اللحیة فی الاسلام، لابی محمد بدیع الدین شاہ الراشدی۔

۲۹۔ طرح التثریب فی شرح التقریب للعراقی، الطبعة الاولی، دار احیاء التراث العربی لبنان۔

۳۰۔ مع بعض الکتاب فی بیان حکم اعفاء اللحیة وخبر الآحاد لابن باز، الطبعة الثانیة ۱۴۲۰ھ۔

۳۱۔ الرسول کانك تراہ للشیخ ابراھیم بن عبداللہ الحازمی (مترجم) الطبعة مکتبة دارالسلام۔

۳۲۔ الجواب المفید فی الفرق بین التغنی والتجوید للدوسری، الطبعة الاولی ۱۴۲۰ھ۔

۳۳۔ صفة صلاة النبی، لسیّد شفیق الرحمن، الطبعة الاولی، مکتبة بیت السلام۔

ملاحظات:

۱۔ روایات کی صحت وضعف کا لحاظ۔

۲۔ تقریری مثالیں، کلمات، اشارے ص ۷۳، ۷۴

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظات

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية

ادارة الاصلاح ٹرسٹ پاکستان

البدر (بنگو برجاں) پھولنگر ضلع قصور

Cell # 0333 4296679 , 0333 4358421
quraancollege@hotmail.com
www.quraancollege.com